Imam Ahmad Raza Research Institute
www.imamahmadraza.net

فہرس

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

25-جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، جی پی او، صدر، کراچی-74400، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

فون: +92-321-32725150، فیکس: +92-21-32732369

ای میل: imamahmadraza@gmail.com، ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net، فیس بک: www.facebook.com/imamahmadraza

34ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کو قائم ہوئے 34 سال ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ یہ ادارہ پچھلے 34 سالوں سے تعلیماتِ رضا کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ ادارہ کے محترم المقام حضرت علامہ مولانا سید ریاست علی قادری نوری رضوی بریلوی(م1992ء) نے 1980ء میں چند مخلصین اور محبین مسلک اہلِ سنّت یعنی علامہ مفتی تقدس علی خاں قادری حامدی بریلوی(م1988ء) حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صدیقی (م1996ء)، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی (م2008ء) اور الحاج شفیع محمد قادری حامدی (م2005ء) کے ساتھ مل کر جب اس ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو قائم کیا اس وقت انھوں نے اس بات کا ارادہ فرمایا تھا کہ یہ ادارہ ہر سال امام احمد رضا کے یوم وصال 25 صفر المظفر کے موقعہ پر ایک کانفرنس کا انعقاد کرے گا اور ایک سالنامہ "معارفِ رضا" کے نام سے شائع کرے گا۔ الحمدللہ اس ادارہ سے تسلسل کے ساتھ سالانہ کانفرنسوں کا اہتمام جاری رہا اور 21 دسمبر 2013ء/ 1435ھ کو ہم 34 ویں سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چاہا تو یہ سلسلہ تادیر قائم رہے گا۔ اسی طرح 1981ء میں پہلا سالنامہ "معارفِ رضا" کا اجرا ہوا جو آج بھی تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور اس کانفرنس کے ہی موقعہ پر 34 واں سالنامہ "معارفِ رضا" کا شمارہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ جہاں کانفرنس اور سالنامے کے اجرا میں استقامت رہی وہیں اس رسالے کی ادارت میں بھی استقامت رہی۔ سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ 1991ء تک اس کے چیف ایڈیٹر رہے ان کے وصال کے بعد سید وجاہت رسول قادری رضوی نوری پچھلے 23 سالوں سے چیف ایڈیٹر چلے آ رہے ہیں۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو 1986ء میں رجسٹرڈ کرایا گیا اس کے بعد ایک باقاعدہ مجلس عاملہ تشکیل پائی اس وقت راقم کو ادارہ کا جنرل سیکریٹری منتخب کیا گیا اور ساتھ ہی معارفِ رضا کا ایڈیٹر بھی الحمدللہ ان دونوں ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے راقم کو 29 سال ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ دم آخر تک ادارہ کی یوں خدمت انجام دیتا رہوں اور بعد انتقال اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور حضور ﷺ کے طفیل احقر کی اس خدمت کو قبول کرتے ہوئے راقم کو امام احمد رضا کا قرب نصیب فرمائے۔

ادارۂ تحقیقاتِ اما احمد رضا کی پہلی مجلس عاملہ میں جہاں علما و مشائخ اور ملک کے ممتاز دانشوران شامل ہوئے تھے انہیں میں ممتاز بینک کار محترم المقام منظور حسین جیلانی نوری بھی بحیثیت فنانس سیکریٹری شامل ہوئے تھے جنھوں نے ادارے کو مالی طور پر فعال بنانے کے لیے ہر سال کانفرنس کے موقعہ پر ایک "مجلہ" بنام مجلہ امام احمد رضا کانفرنس" کا اجرا کیا جس میں تعلیمات رضا کے حوالے سے مختصر مضامین کے علاوہ ملک کے ارباب حل و عقد، دانشوران ملت، علماء و مشائخ اسلام اور معاشرے کے ہر طبقے سے اکابرین کے خیالات ان کے پیغامات کی صورت میں شائع کرنے کا ادارہ کیا اور اس کے لیے انھوں نے اہلِ ثروت اور کاروباری حضرات سے اشتہارات کی صورت میں مالی تعاون حاصل کرنے کا پروگرام ترتیب دیا جس کو مجلس عاملہ نے نہ صرف منظور کیا بلکہ منظور حسین جیلانی صاحب کی اس کاوش کو بہت سراہا۔ منظور حسین جیلانی صاحب 1986ء تا 2005ء انتہائی مستعدی سے اپنی اس ذمہ داری کو بٹھاتے رہے اور 20 سال مسلسل انھوں نے اشتہارات کے ذریعہ لاکھوں روپوں کا ادارہ کو مالی تعاون دلایا۔ منظور حسین جیلانی صاحب "مجلہ امام احمد رضا کانفرنس" کے نہ صرف بانی ہیں بلکہ اس کے اول ایڈیٹر بھی ہیں مگر 2005ء کے بعد پہلے ان کی اہلیہ کی طویل بیماری اور رحلت اور بعد میں خود ان کی اپنی بیماری اور تکالیف نے ان کو اس قابل نہ رکھا کہ وہ 2005ء کے بعد اس ذمہ داری کو جاری رکھتے مگر فون پر برابر وہ اپنی رائے اور مشورہ دیتے رہے۔ اب الحمد للہ وہ اپنی پریشانیوں اور بیماریوں سے کافی حد تک باہر نکل آئے ہیں اور ایک دفعہ پر انھوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو گا اس ادارے کی خدمت انجام دونگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ منظور حسین جیلانی کو صحت و عافیت کے ساتھ اس ادارے کی مزید خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔

قارئین کرام! مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کا اجرا 1986ء میں شروع ہوا تھا اس سال اس کا 29 واں شمارہ 34 ویں امام احمد رضا کانفرنس کے موقعہ پر شائع کیا جا رہا ہے اور راقم 2005ء کے بعد سے اس کی ذمہ داری بھی پوری کر رہا ہے۔

اس مجلہ کی اشاعت میں راقم کے ساتھ پروفیسر دلاور خاں اور پروفیسر ڈاکٹر حسن امام برابر کے شریک ہیں بلکہ یوں کہوں تو زیادہ صحیح ہوگا کہ اب یہ دو حضرات نہ صرف مجلہ "امام احمد رضا کانفرنس" بلکہ سالانہ معارف رضا میں بھی بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں اور امید قوی ہے کہ اگر احقر کی آنکھ بندی ہوگئی تو ادارے کی جانب سے "معارفِ رضا" کی اشاعت ان احباب کے تعاون سے جاری اور ساری رہے گی۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے جب تسلسل کے ساتھ 20 سالانہ شمارے معارف رضا کے شائع کر لیے تو محبانِ رضا کی طرف سے ایک تقاضہ زور پکڑ گیا کہ اب ادارہ اب ماہنامہ یا ساماہی رسالہ "معارفِ رضا" شائع کرے چنانچہ بہت غور وخوض کے بعد مجلس عاملہ نے سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ کی سربراہی میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم ماہانہ معارفِ رضا کا سلسلہ نئی صدی عیسوی کے ساتھ شروع کر دیں گے چنانچہ جنوری 2000ء میں پہلا ماہنامہ "معارفِ رضا" کا شمارہ پیش کیا گیا، اس کی ضخامت صرف 50-60 صفحات رکھی گئی۔ اس ماہنامہ کے چیف ایڈیٹر محترم المقام سید وجاہت رسول قادری صاحب ہی ہیں اور اس کی ادارت احقر کے حصے میں آئی۔ ابتداً میں نائب مدیر کی حیثیت سے کئی افراد نے تھوڑے تھوڑے وقفے کے لیے کام کیا مگر جنوری 2006ء سے نائب ادارت محترم پروفیسر دلاور خاں صاحب سنبھالے ہوئے ہیں جو جامعہ ملیہ ایلیمینٹری کالج کے پرنسپل بھی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ جوائنٹ سکریٹری کی حیثیت میں بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ماہنامہ "معارفِ رضا" بھی الحمد للہ پچھلے 14 سال سے برابر شائع ہو رہا ہے اور 34 ویں سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر جہاں 34واں سالانہ معارفِ رضا شائع کیا جارہا ہے وہاں ہی 14 ویں سال کا دسمبر کا ماہنامہ "معارفِ رضا" 168 ویں شمارے کی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔

قارئین کرام ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی مجلس عاملہ نے 1986ء میں ایک اور فیصلہ کیا تھا کہ معارف رضا میں انگریزی سیکشن بھی قائم کیا جائے چنانچہ سالنامہ معارفِ رضا 1986ء کے شمارہ میں اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی سیکشن بھی شائع کیا گیا اور یہ سلسلہ 2000ء تک جاری رہا اس کے بعد انگریزی مقالات اور مضامین کی کثرت کے باعث 2000ء سے انگریزی معارفِ رضا علیحدہ شمارے کے طور پر شائع کیا کیا جانے لگا 2010ء تک یہ سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری رہا مگر کچھ مالی دشواریوں کے باعث اور کچھ ادارے میں انتظامی امور میں تبدیلیوں کے باعث اس کی اشاعت پچھلے 4 سال سے نہیں ہوسکی امید ہے کہ 2014ء میں 35 ویں کانفرنس کے موقعہ پر ایک فعہ پھر انگریزی معارفِ رضا کا شمارہ شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے انگریزی معارفِ رضا منظور حسین جیلانی، سید وجاہت رسول قادری اور راقم کی سرپرستی میں شائع ہوتا رہا ہے مگر اس کی ذمہ داری ابتداً میں منظور حسین جیلانی نے اٹھائی تھی اور 2005ء کے بعد راقم اور وجاہت رسول قادری صاحب اس کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہے اب امید ہے کہ پروفیسر دلاور خاں اس ذمہ داروں کو اور احسن طریقے سے نبھا سکیں گے۔

اسی طرح معارفِ رضا میں گاہے بگاہے عربی مقالات بھی شائع ہوتے رہے اور بعض سالناموں میں دو سے زیادہ عربی مقالات شائع ہونے لگے اور جب عربی مقالات کی تعداد بڑھنے کی امید ہو چلی اور ہم کو پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی مکمل سرپرستی بحیثیت چیف ایڈیٹر اس شمارہ کو عربی معارفِ رضا کا شمارہ نکالنے کے لیے حاصل ہوگئی تو ادارہ نے 2003ء سے عربی معارفِ رضا کا اجرا ٔ کیا جس کے چیف ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ رہے اور احقر کے ساتھ سید وجاہت رسول قادری صاحب اس میں معاون تھے۔ الحمد للہ 2003ء تا 2008ء پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کے وصال تک یہ شمارہ عربی زبان میں شائع ہوتا رہا مگر ڈاکٹر صاحب کی رحلت کے بعد اس کا تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ ادارہ ایک دفعہ پھر محترم وجاہت رسول قادری صاحب کی صدارت میں کام کو آگے بڑھانے کا عزم کیے ہوئے ہے اس لیے امید ہے کہ انگریزی معارفِ رضا کے ساتھ ساتھ عربی معارفِ رضا کا شمارہ بھی 2014ء کی کانفرنس کے موقعہ پر ضرور پیش کر سکیں گے۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے پچھلے 34 سالوں میں 34 معارف رضا کے سالنامے شائع کئے ہیں جبکہ ماہنامہ معارف کے 168 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ ان دونوں رسالوں میں سینکڑوں مقالات لکھے جا چکے ہیں جب کہ لکھنے والوں کی تعداد بھی کئی سو سے تجاوز کر چکی ہے ان دونوں کاموں کو یکجا کرنے کے لیے ان کے اشاریہ بھی ترتیب دئے گئے۔ ملک کے ممتاز محقق اہلِ سنّت محترم المقام جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری مدظلہ العالی نے سالنامہ معارفِ رضا کے شمارے 1981ء تا 2006ء کا اشاریہ ترتیب دیا تھا جو ادارہ نے فروری 2008ء میں شائع کیا تھا جس کے باعث محققین کو بہت سہولت حاصل ہوئی ادارہ شاہ صاحب کا بیحد ممنون ہے کہ انھوں نے اس کام کو فی سبیل اللہ

انجام دیا۔ اسی طرح ماہنامہ معارف رضا کے اشاریہ کا کام محترم المقام غلام محی الدین ترک نے انجام دیا آپ نے ماہنامہ معارفِ رضا جنوری 2000ء تا دسمبر 2012ء کا اشاریہ جناب عبید الرحمٰن کی مدد سے ترتیب دیا جس کو ادارہ نے جنوری 2013ء کے شمارہ میں شائع کیا۔ ادارہ دونوں حضرات کا ممنون ہے کہ ان حضرات نے یہ خدمت فی سبیل اللہ انجام دی۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی لائبریری سائنس کا طالب علم "مجلہ امام احمد رضا کانفرنس" 1986ء تا 2013ء کا اشاریہ تیار کرے اس مجلہ کی دو باتیں بہت اہم ہیں ایک اس میں ملک کے ممتاز شخصیات جس میں صدر پاکستان وزرا اعظم پاکستان، وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے اسپیکر حضرات اسی طرح وفاقی اور صوبائی وزراء، ھائی کورٹ، سپریم کورٹ کے جج صاحبان، جامعات کے شیوخ الجامعہ، پروفیسر حضرات اور دانشوران ملت کے پیغامات شامل ہیں تو دوسری طرف اہلِ قلم کے بہترین مضامین امام احمد رضا کے مختلف گوشوں کے حوالے سے لکھے گئے ہیں اب اگر ان کا اشاریہ بھی تیار کرلیا جائے تو محققین حضرات کو یقیناً ایک اچھا Document میسر ہو جائیگا۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے پچھلے 34 سالوں میں نہ صرف سالنامے اردو، انگریزی اور عربی میں شائع ہو چکے ہیں بلکہ ماہانہ معارف رضا کے بھی 168 شمارے شائع ہو چکے ہیں اس کے علاوہ ادارہ کی جانب سے 150 سے زیادہ اردو، انگریزی، عربی، فارسی اور سندھی زبان میں کتابیں شائع ہوچکی ہیں، راقم کی نظر میں یہ 34 سالہ لٹریچر لائبریری سائنس کے طالب علم کو دعوت دے رہاہے کہ وہ اس پر Ph.D کا مقالہ لکھیں۔ پریشانی کا ہرگز سامنا نہ ہوگا۔ راقم وفاقی اردو یونیورسٹی اور جامعہ کراچی کے طالب علموں کو دعوت دیتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ ان کی ہر ممکن مدد بھی کی جائیگی۔

قارئین کرام! الحمد للہ ہمارے کاموں میں ایک اور استقامت اس طرف بھی رہی کہ ادارہ ہر سال امام احمد رضا کے یوم وصال کے موقعہ پر کراچی کے تمام اخبارات بلخصوص جنگ اور نوائے وقت میں 25 صفر المظفر کو امام احمد رضا ایڈیشن شائع کروانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

1980ء تا 2013ء میں 35 سالانہ یوم رضا آئے ادارہ نے ان دونوں اخبارات میں ایک صفحہ کے ایڈیشن کے لیے 3-5 مضامین ان کو بھیجے اور ان اخبارات نے ہمیشہ ایڈیشن شائع کیے ہم دل کی انتہائی گہرائی سے ان اخبارات کے ایڈیٹر حضرات کے مشکور ہیں کہ انھوں نے تعلیماتِ رضا کے فروغ میں ایک بہت اہم رول ادا کیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا راقم اس طرف بھی طالب علموں کو توجہ دلانا چاہتا ہے اور بلخصوص شعبہ صحافت Mass Communication کے طالب علموں کو دعوت ہے کہ آپ 35 سالہ امام احمد رضا ایڈیشن پر تحقیقی کام کر کے M.Phil یا Ph.D کی سند حاصل کرسکتے ہیں اور اس بات کا خاص کر جائزہ لیں کہ اس کاوش سے معاشرہ میں کیا مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

قارئین کرام! آخر میں ادارے کی مجلس عاملہ کے تمام اراکین یعنی سید وجاہت رسول قادری (صدر) جناب سید ریاست رسول قادری (نائب صدر اول)، محترم حاجی عبداللطیف قادری (نائب صدر دوم)، راقم، محترم پروفیسر دلاور خاں (جوائنٹ سیکریٹری)، محترم جناب ڈاکٹر محمد حسن امام صاحب (سیکریٹری نشرواشاعت) ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہمارے ساتھ مالی تعاون کیا بلخصوص، جناب نثار احمد صاحب، جناب اختر عبداللہ صاحب، جناب حاجی زبیر حبیب صاحب، سید مومن علی صاحب، محترم حاجی عبدالرزاق تابانی صاحب اور حاجی رفیق برکاتی پردیسی صاحب۔ ادارے کے تمام اراکین ان تمام اہلِ ثروت حضرات کے بھی ممنون ہیں جنھوں نے اشتہارات کے ذریعہ ہماری مدد کی اور آخر میں ان تمام اہلِ قلم حضرات کا ہم دل کی گہرائیوں سے شکریا ادا کرتے ہیں جھنوں نے سال بھر ماہانا معارفِ رضا کے لیے مقالات لکھے اور ساتھ ہی سالنامہ معارفِ رضا کے لیے بھی اپنی قلمی رشحات سے ہمارے معارف کو زینت بخشی۔ ادارہ اپنے ادارے کے خدمت گار جناب مبشر خاں صاحب (کمپوزر) آفس سیکریٹری جناب جاوید حسین شاہ صاحب اور معاون آفس سیکریٹری جناب سید مشاہد حسین صاحب کا بھی بہت شکریہ ادا کرتا ہے کہ جن کی مخلصانہ کاوشوں کے باعث ہمارے کام آسانی سے پائے تکمیل تک پہنچے۔

قارئین کرام! ہم نے آپ کی دلچسپی کے لیے اس دفعہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس میں پچھلے 28 سال کے مجلوں میں سے صرف ایک ایک پیغام اس مجلہ 2013/ 1435ھ میں شامل کیا ہے تاکہ آپ اس بات کا اندازہ لگاسکیں کہ کن کن شخصیات نے امام احمد رضا قادری محدث بریلوی کی شخصیت پر اظہارِ خیال کیا۔ آپ کو یہ پڑھ کر خوشی حاصل ہوگی کہ معاشرے کے تمام ہی علمی طبقے نے امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور جو دانشور جس شعبہ سے متعلق ہے اس نے اسی شعبہ کی

مناسبت سے امام احمد رضا کی علمی کاوش کو اجاگر کیا ہے۔ ادارہ جلد ان مجلوں میں شائع ہونے والے تمام پیغامات جو کہ اردو زبان کے علاوہ انگریزی اور عربی میں بھی ہیں ان کو ایک کتابی شکل میں بھی شائع کریگا ہم نے ہر مجلہ سے ایک پیغام کا عکس لے لیا ہے تا کہ اس کی اصلیت برقرار رہے اور ایک Original دستاویز کی صورت میں آپ کی نظروں سے گذرے۔ ان منتخب پیغامات میں زیادہ تعداد جامعات کے اساتذہ کرام کی ہے جو معلم ہوتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ان معلّمین نے جہاں پیغام میں یہ بات کہی ہے وہ اپنے طالب علموں کو بھی اس حقیقت سے آشنا کرواتے ہوں گے۔

قارئین کرام! اس سے قبل کہ آپ ان پیغامات کا مطالعہ کریں آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کراتا چلوں کہ ادارہ کو چند ماہ قبل ایک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ ہمارے ادارے کے جوائنٹ سیکریٹری، معارفِ رضا سالنامہ اور ماہنامہ کے نائب مدیر محترم المقام پروفیسر دلاور خاں نوری کے لختِ جگر ننھے احمد رضا کو شہر کے سفاک انسانوں نے شہید کر ڈالا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس سانحہ اور غم میں پروفیسر صاحب کے ساتھ نہ صرف دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ یقین دلاتے ہیں کہ ادارہ کا ایک ایک رکن اور قاری آپ کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل پر اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کو جلد احمد رضا ثانی عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱)۔ سید غوث علی شاہ، وزیر اعلیٰ سندھ، مجلہ 1986ء، ص10۔

(۲)۔ جنرل محمد ضیا الحق، صدر پاکستان، مجلہ 1987ء، ص17۔

(۳)۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالوحید ہالیپوتا، چیرمین اسلامی نظریاتی کونسل، 1988ء، ص12۔

(۴)۔ میر خلیل الرحمٰن، ایڈیٹر انچیف روزنامہ جنگ، مجلہ 1989ء، ص21۔

(۵)۔ وسیم سجاد، چیرمین سینٹ، پاکستان، مجلہ 1990ء، ص13۔

(۶)۔ جسٹس محبوب احمد، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ، مجلہ 1991ء، ص21۔

(۷)۔ جسٹس نعیم الدین، چیف الیکشن کمشنر پاکستان، مجلہ 1992ء، ص15۔

(۸)۔ میاں نواز شریف، وزیر اعظم پاکستان، مجلہ 1993ء، ص16۔

(۹)۔ محترمہ بے نظیر بھٹو، وزیر اعظم پاکستان، مجلہ 1994ء، ص9۔

(۱۰)۔ حکیم محمد سعید صاحب، بانی ہمدرد پاکستان، مجلہ 1995ء، ص12۔

(۱۱)۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر مغل، وائس چانسلر سندھ زرعی یونیورسٹی، ٹنڈوجام، مجلہ 1996ء، ص12۔

(۱۲)۔ معراج خالد صاحب، ریکٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، مجلہ 1997ء، ص22۔

(۱۳)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں، ڈاکٹر اے کیوں خاں ریسرچ لیبارٹریز، کہوٹہ، مجلہ 1998ء، ص21۔

(۱۴)۔ سردار محمد ابراہیم خاں، صدر آزاد حکومت جموں وکشمیر، مجلہ 1999ء، ص10۔

(۱۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر ظفر حسین زیدی، وائس چانسلر جامعہ کراچی، مجلہ 2000ء، ص7۔

(۱۶)۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد، ڈائریکٹر جنرل اسلامی نظریاتی کونسل، مجلہ 2001ء، ص19۔

(۱۷)۔ جنرل معین الدین حیدر، وفاقی وزیر داخلہ حکومت پاکستان، مجلہ 2002ء، ص8۔

(۱۸)۔ سید مصطفیٰ علی بریلوی، ال پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی، مجلہ 2003ء، ص19۔

(۱۹)۔ مجید نظامی، ایڈیٹر انچیف روزنامہ نوائے وقت، مجلہ 2004ء، ص23۔

(۲۰)۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، سابق ڈین اسلامک اسٹڈیز پنجاب، یونیورسٹی، مجلہ 2005ء، ص18۔

(۲۱)۔ ڈاکٹر عامر لیاقت حسین، وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور، مجلہ 2006ء، ص17۔

(۲۲)۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، ہمدرد یونیورسٹی، انڈیا، مجلہ 2007ء، ص13۔

(۲۳)۔ پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خاں، وائس چانسلر دی اسلامی یونیورسٹی آف بہاولپور، مجلہ 2008ء، ص14۔

(۲۴)۔ پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، وائس چانسلر جامعہ کراچی، مجلہ 2009ء، ص25۔

(۲۵)۔ پروفیسر انوار احمد زئی، چیرمین انٹرمیجیٹ بورڈ، کراچی، مجلہ 2010ء، ص10۔

(۲۶)۔ پروفیسر ڈاکٹر نذیر اے مغل، وائس چانسلر جامعہ سندھ، جامشورو، مجلہ 2011ء، ص11۔

(۲۷)۔ پروفیسر ملک حسین مبشر، وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس، لاہور، 2012ء، ص6۔

(۲۸)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر، وائس چانسلر جامعہ کراچی، مجلہ 2013ء، ص4۔

اب پیش ہیں اُن منتخب پیغامات کا عکس جو پچھلے 28 سال سے ہمارے مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر شائع ہوئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیغام

CHIEF MINISTER, SIND

۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۶ء

سید غوث علی شاہ
(وزیر اعلیٰ سندھ)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترمی سید ریاست علی قادری صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مجھے یہ جان کر نہایت مسرت ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات احمد رضا بریلوی کراچی، حسب سابق امسال بھی عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شایانِ شان ایک کانفرنس منعقد کر رہا ہے جس میں ملک اور بیرون ملک کے مشہور علماء، دانشور اور محقق شریک ہورہے ہیں۔

پچھلی دو صدیوں سے امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت ایک نابغۂ روزگار شخصیت تسلیم کی جاتی ہے۔ ان کے تبحرِ علمی، تفقہ فی الدین، محققانہ آن اور مجتہدانہ شان کے اپنے اور غیر سبھی معترف نظر آتے ہیں۔ علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کی زبان میں وہ اپنے وقت کے امام ابو حنیفہؒ ہیں

وہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کا روشن کرنا ہے، اور آج برصغیر پاک و ہند بلکہ سارے عالم اسلام میں انہی کا وشوں کا یہ فیض ہے کہ ہر مسلمان کا دل حُبِّ رسول کے کیف سے سرشار اور سینہ نورِ محمدی سے منوّر ہے۔ ان کا دوسرا عظیم کارنامہ برصغیر کے مسلمانوں کو متحد و متفق کر کے انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی کے خلاف ان کے جذبۂ حریت کا بیدار کرنا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ وہ "دو قومی نظریہ"، کہ جس کی بنیاد پر مملکت خداداد پاکستان کا حصول ممکن ہوا، سب سے پہلے داعی تھے۔ قائد اعظمؒ کی رہنمائی میں مسلم لیگ کی تحریک پر قیام پاکستان کو سب سے زیادہ تقویت..... امام احمد رضا اور ان کے معتقدین علماء، مشائخ اور عوام کے بے لوث اور بھرپور تعاون سے پہنچی ہے جس کا اعتراف تاریخ پاکستان کے اوراق کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپکو اور آپ کے ادارے کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (آمین)

سید غوث علی شاہ
سید غوث علی شاہ
وزیر اعلیٰ سندھ

1986

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان

اسلامی جمہوریہ پاکستان

جنرل محمد ضیاء الحق
اسلام آباد

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کانفرنس پر صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کے زیرِ اہتمام امام احمد رضا خاں کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ کانفرنس اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو۔ آمین

مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی برِصغیر کی ایک ممتاز، معروف و مقتدر شخصیّت تھے، جنہوں نے اپنی زندگی دینِ اسلام کے فروغ کے لیئے وقف کر رکھی تھی، انہوں نے اپنی گفتار، کردار اور بے شمار کتب کے ذریعے یہ فریضہ انجام دیا اور لاکھوں فرزندانِ توحید کے دلوں میں عشقِ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شمعیں فروزاں کیں جو آج تک قریہ قریہ اور کوچے کوچے میں کرنیں بکھیر رہی ہیں، خاص کر ان کا سلام "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" بچے بچے کی زبان پر ہے۔ انہوں نے اپنی بے شمار تحریروں کے ذریعے جو گلہائے عقیدت نچھاور کیئے ہیں، ان کی خوشبو عشاقِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مشامِ جاں کو قیامت تک معطّر کرتی رہے گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور یہ کانفرنس جو اس عاشقِ رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حوالے سے منعقد ہو رہی ہے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و برکت کا باعث بنے، آمین

1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

No. F 1/PSC/88-CII/ 943

Prof. Dr. Abdulwahid J. Halepota
Chairman

GOVERNMENT OF PAKISTAN
COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

ISLAMABAD ۳ ستمبر ۱۹۸۸

فون : ۸۲۰۸۶۹

محترمی جناب سید ریاست علی قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کا ادارہ عظیم عالم دین اور نابغۂ روزگار فقیہ اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان (قُدِّسَ سِرُّہٗ) کی یاد میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے ۔

اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی ایک ایسی عبقری شخصیت ہیں ۔ جن کی علمی ، فقہی بصیرت مسلمہ ہے ۔ ان کے کثیر التعداد کارنامے اس قابل ہیں کہ انہیں عالمی سطح پر پھیلایا جائے ان کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے علمی کمالات اور شیریں سخن اور بے بہا نعتیہ کلام کے ذریعے مسلمانان ہند کے دلوں میں جذبۂ حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین کیا ۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی تصنیفات کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے ۔ جس سے قارئین کی علمی سطح نہ فقط بلند ہو گی بلکہ اس میں اس قدر وسعت نظری پیدا ہو گی جس کے طفیل امت مسلمہ میں باہمی اتفاق و اتحاد کی راہیں استوار ہوں گی ۔

مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس میں جامع اور تحقیقی مقالات پیش کئے جائیں گے ۔ جن میں دین اسلام کے بین الاقوامی اصولوں پر واضح روشنی ڈالی جائے گی

میری دعا ہے کہ اللہ تعالی کانفرنس کو کامیاب کرے اس سے امت مسلمہ کو فیض یابی ہو ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

دعا گو ۔ العبد
العبد عبدالواحد ہالے پوتہ
(ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا)

1988

TELEX. 2748 JANG PK
5521 JNG RP PK
CABLE: DAILYJANG
TELEPHONE: 210710 (Ten lines)

JANG
PAKISTAN'S LEADING NEWSPAPER
WITH THE LARGEST CIRCULATION

ALSO PUBLISHED FROM:
LAHORE 13-SIR AGHA KHAN ROAD (DAVIS ROAD)
PHONE: 305820 (Five Lines) 305025 305026
RAWALPINDI AL-RAHMAN BUILDING MURREE ROAD
P.O. BOX No. 30 PHONE 70223 (Five Lines)
QUETTA JAMIAT RAI ROAD PHONE: 70515 73064
LONDON 57-LANT STREET LONDON SE 1 IQN
TELEX: 28208 JANG UK
PHONE: 01-403 - 5833/01 - 403 - 4122
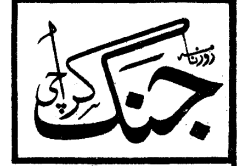
ABC CERTIFIED
روزنامہ جنگ کراچی
I.I. CHUNDRIGAR ROAD
P.O. Box No. 52, KARACHI

۲ر ستمبر ۱۹۸۹ء

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب روایت اس سال بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی یاد میں ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔ ماضی قریب میں اُبھرنے والے اکابرین اسلام کی شخصیتوں میں اعلیٰ حضرت کی شخصیت بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ اُن کی شخصیت کو اس ہشت پہلو ہیرے سے مشابہ قرار دیا جا سکتا ہے جس کے ہر پہلو سے روشن اور رنگ برنگ کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی قد آور شخصیت کا احاطہ چند جملوں میں مکمل کرنا بے حد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ امام صاحب نہ صرف ایک جیّد عالم دین تھے بلکہ اپنی ریاضی کے ساتھ ساتھ دیگر علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل تھی۔ تاریخ میں ایسی شخصیات کم ہی ملیں گی جنہیں بیک وقت کئی ایک علوم میں عبور حاصل ہو۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تمام عمر اتباع سنت اور عشق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزری۔ اُن کی تصنیفات میں علم العقائد الکلام، علم نحو، علم منطق، علم بیان اور علم معانی کے گہرے نقوش نظر آتے ہیں۔
تحریر و تقریر میں اعلیٰ حضرت کی مہارت کا کوئی جواب نہیں تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں موجود اعلیٰ حضرت کے حلقۂ اثر میں شامل کروڑوں تشنگان علم، ان کے چھوڑے ہوئے علمی و فکری خزانے سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی یاد میں منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس اُن کی قد آور شخصیت کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرے اور اعلیٰ حضرت کے علمی و فقہی کارناموں کی ترویج میں معاون ثابت ہو۔

میر خلیل الرحمٰن
ایڈیٹر انچیف
روزنامہ جنگ۔

۲۱

CHAIRMAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad,

The ۳۰/جولائی ، ۱۹۹۰ء

چیئرمین سینٹ کا پیغام

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی کہ برصغیر پاک و ہند کی مذہبی اور ملی تاریخ کے عظیم نام ، سچے عاشق رسول اور ممتاز عالم دین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے علمی کارناموں اور نابغہ ٔ روز گار شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اہم خدمات سر انجام دے رہا ہے ۔

موجودہ صدی کے اوائل میں اغیار کی سازشوں ، سامراجی قوتوں کی ریشہ دوانیوں اور فکری زبوں حالی نے عالم اسلام کو لا تعداد خطرات سے دو چار کر رکھا تھا ۔ ایسے میں مسلمانوں کی راہنمائی کیلیے برصغیر کے سیاسی افق پر اگر صبح امید کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں تو اسلام دشمنی اور الحاد کے طوفانوں میں مذہبی اور روحانی انوار کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی عظیم ذات روشنی کے ایک مینار کی صورت میں سامنے آتی ہے ۔ انہوں نے اپنے وسیع مطالعے ، بہترین تربیت ، علمی دسترس ، خداداد بصیرت اور بالغ نظری سے نہ صرف مذہب ، سیاست ، سائنس اور فلسفہ جیسے پچاس سے زائد موضوعات پر ایک ہزار سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں بلکہ عملی طور پر بھی مسلمانوں کی صحیح سمت میں راہنمائی کی ۔

آج کے دور میں جب اسلام دشمن طاقتیں ایک بار پھر مختلف ہتکنڈوں سے اور ترقی و جدیدیت کے نام پر عظیم اسلامی روایات کا مذاق اڑا رہی ہیں اور انہیں مسخ کرنے کے درپے ہیں ، امام احمد رضا کی سیرت و کردار اور بلند پایہ تصانیف اسلام دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو خاک میں ملانے میں ہماری بہترین راہنمائی کر سکتی ہیں ۔۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم امام احمد رضا خان بریلوی کی چلائی ہوئی عشق مصطفیٰ صلعم کی شمع کی روشنی میں قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلیے کام کریں ۔ یہ رمز مسلمانی بھی ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت بھی ۔

ادارہ تحقیقات امام رضا کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ امام احمد رضا خان کی دینی خدمات کے طفیل عالم اسلام کو ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھے ، کانفرنس ھذا کو اپنے عظیم مشن میں کامیاب و کامران کرے اور ادارہ تحقیقات امام رضا کو مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے مزید فعال کردار ادا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

وسیم سجاد

وسیم سجاد

۲۱

CHIEF JUSTICE

پیغام

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ۔

یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ بجھا دیں۔ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے، لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا۔ خواہ سخت ناپسند کریں اس کو کافر۔

اسلام کے خلاف اہلِ کفر کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا تذکرہ کرکے رب نے فرمایا کہ مخالفینِ اسلام جو کچھ چاہیں کرلیں۔ اسلام کو مٹا نہ سکیں گے بلکہ اللہ ان کی خواہشات کے علی الرغم اسلام کو پھیلا کر رہے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے خلاف کفر و طاغوت نے نئے سے نئے طوفان اٹھائے۔ مگر کبھی بھی اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کردینے کی ان کی مذموم خواہش پوری نہ ہوسکی۔ مشیّتِ ایزدی ہر دور میں ہر طوفان کے مقابل پہاڑوں سے مضبوط استقامت رکھنے والی کوئی شخصیت پیدا کرتی رہی، جس کے عزم و ثبات کے سامنے طوفانوں کے تُند ریلے دم توڑتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام غزالی، امام رازی، سیدنا غوث الاعظم اور مجدّد الف ثانی سب ایسے ہی پیکر عظمت و عزیمت تھے، اسی تابندہ افق کے ایک اور روشن آفتاب برصغیر کے عظیم محقق اور دینی اسکالر امام احمد رضا تھے انہوں نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعے اشاعتِ اسلام کے لیے وقف کیے رکھی۔ ان کی ایک ہزار سے زائد تصانیف اور لاکھوں مسائل کے حل پر مشتمل فتاویٰ رضویہ دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے تن تنہا ایک پورے ادارے کا کام سرانجام دیا۔ قدیم و جدید علوم میں سے کوئی نہیں۔ جس نے ان کے قلم سے دادِ تحقیق وصول نہ کی ہو، علمی و فکری رہنمائی کے ساتھ ساتھ انہوں نے تزکیۂ نفس اور تقدیس رسالت کی تحریک کے ذریعے ملّت کی روحانی تربیت بھی فرمائی اور یہ ان کی فکری علمی اور روحانی رہنمائی کا اثر تھا کہ قوم مسلم انگریز اور ہندو کی سازشوں کے تانے بانے توڑنے میں کامیاب ہوسکی۔ انگریز نے عیسائیت اور مغربی تہذیب کے پرچار کے ذریعے مسلم معاشرت پر یلغار کررکھی تھی اور ہندو زبردستی مسلمانوں کو ہندو بنا لینے کے درپے تھے۔ ان حالات میں امام احمد رضا نے مسلمانانِ برصغیر کو اپنے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و عقیدت کا رشتہ مضبوط کرنے کا درس دیا اور یقیناً یہی وہ لنگر تھا جس نے ملت کی ناؤ کو ڈوبنے سے بچالیا۔

سہ
در دلِ مسلم مقام مصطفےٰ است   آبروئے ما زنام مصطفےٰ است

مجھے خوشی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اس عظیم علمی شخصیّت کے کارناموں کو عوام میں روشناس کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اور حسب سابق اس سال بھی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر امام احمد رضا کے بارے میں سوونیر شائع کر رہا ہے۔

میں نے اسی موقعہ کے لیے اس تمنا اور دعا کے ساتھ یہ چند سطور رقم کی ہیں کہ

ہمارے عہد کے اہلِ علم بھی امام احمد رضا کی طرح درد و سوز، اخلاص و للّٰہیّت کو تحقیق و جستجو اور فروغ و دماغ دین کے لیے محنت کو اپنا شعار بنائیں تاکہ مسائل و مصائب میں گھری ہوئی ملت ساحل آشنا ہوسکے۔

مجبوب احمد

Mr Justice (Retd)
NAIMUDDIN

CHIEF ELECTION COMMISSIONER
OF PAKISTAN

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ حسبِ سابق اِس سال بھی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام کے عظیم مفکر کی یاد میں ایک کانفرنس کا انعقاد کررہا ہے - میں اِس ادارہ کے تمام ارکان کو دِلی مبارکباد پیش کرتا ہوں حضرت امام احمد رضا بڑی جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے وہ برصغیر کے ہی نہیں عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت تھے اِس لئے عُلمائے حرمین شریفین نے " امام المحدثین " اور "مجدد دین و ملت" کے القاب سے نوازا ہے -کوئی بھی ایسا علم نہیں جس پر حضرت امام احمد رضا نے قلم نہ اٹھایا ہو- آپ نے اپنی تحریر کے ہر ایک حرف اور تقریر کے ہر ایک جملے سے مسلمانانِ عالم کے دِلوں میں عِشق رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جوت جگائی ان کا مشہورِ زمانہ سلام مشرق و مغرب، شمال و جنوب جدھر سنیے یہ ہی آواز آرہی ہے ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی عِلمی اور دِینی خدمات کا اندازہ اس بات سے عیاں ہے کہ امام صاحب نے ۷۰ سے زائد اسلامی موضوعات پر تقریباً ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھیں -امام احمد رضا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ غیب پر اپنے مکہ معظمہ میں قیام کے دوران صرف آٹھ گھنٹوں میں " الدولۃ المکیہ" لکھی جو ان کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے -

میری دُعا ہے کہ جس طرح حضرت امام احمد رضا نے مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی کے لئے اپنی زندگی وقف کردی اِسی طرح ہم سرور کونین صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اس طریقے سے پیش کریں کہ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی بنکر پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارگی کے ساتھ زندگی بسر کریں آمین! کیونکہ آج اسکی شدت سے ضرورت ہے -

آپ کا مخلص
نعیم الدین
(نعیم الدین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وزیراعظم سیکرٹریٹ
راولپنڈی

وزیراعظم کا پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب روایت ایک شاندار کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے ۔ اور اس کانفرنس میں نہ صرف پاکستان بھر سے علماء فضلاء خطبا اور دانش ور شرکت کرتے ہیں بلکہ بیرون ملک سے بھی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی ادبی و علمی ، دینی و مذہبی اور روحانی و سیاسی خدمات کا اعتراف کرنے کیلئے کانفرنس میں حاضر ہوتے ہیں ۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے ۔ انہوں نے دین حنیفہ کی خدمت میں اپنا تن ، من دھن سب کچھ قربان کر دیا لیکن اللہ کے حبیب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا اور پکا عشق ان کا طرہ امتیاز رہا اور وہ اس پریقین کامل رکھتے تھے ۔

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست
روح راجز عشق او آرام نیست
عشق او روز یست کو را شام نیست

مجھے امید ہے کہ آپ کانفرنس میں ایسے حضرات کو مدعو کریں گے جو قوم و ملت میں اتحاد و یگانگت کے فروغ کا پیغام دیں گے ۔ کیونکہ ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ان میں قومی یکجہتی ہماری اولین ذمہ داری ہے ۔

میری دعا ہے کانفرنس اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو ۔ آمین ۔

(محمد نواز شریف)
وزیراعظم پاکستان

۱۹

۹

PRIME MINISTER

وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ
کا امام احمد رضا کانفرنس منعقدہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۴ء کے موقع پر پیغام

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارہ امام احمد رضا برصغیر پاک و ہند اور عالم اسلام کے ایک نابغہ روزگار مرد جلیل **اعلحضرت** مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔

بزرگان دین' علمائے ملت اور فقہائے اسلام کی یاد میں ایسی شاندار کانفرنسوں کا انعقاد کرنا میرے خیال کے مطابق خالی از فائدہ نہیں ہوتا ان میں شرکت کرنے والے حضرات و خواتین بلاشبہ ان کے علمی و ادبی جواہر سے مستفید ہوتے ہیں۔ **اعلحضرت** امام احمد رضا بلا شک و شبہ ایک ایسی شخصیت تھے جنہوں نے نہ صرف فقہ اسلامی میں بیش بہا اضافہ کیا بلکہ اسلامی علوم و فنون کی ترویج کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمعیں جلائیں اور انہیں اس بات کا باور کرایا کہ ان کی ترقی کا راز اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی اور اتباع مصطفیٰ میں ہے۔

انہوں نے اپنے بے مثال اور لافانی سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کے ذریعے معجزات رسول' اوصاف رسول' برکات رسول اور سراپائے نبی کی نہایت ہی دلکش الفاظ میں تصویر کھینچ کر اہل ایمان کے عرفان و ایقان کو بلندیاں بخشیں۔

میں **اعلحضرت** کی علمی و فقہی وجاہت کو دلی خراج عقیدت پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ یہ کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور اللہ رب العالمین اس میں حصہ لینے والوں کو اپنی رحمت خاص سے نوازے' آمین!

1 99d

۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Off : (02233) 869
Fax : (02233) 300

SINDH AGRICULTURE UNIVERSITY TANDO JAM

پیغام

Dr. A. Q. Mughal
VICE CHANCELLOR

Date 5.5.96

یہ کیسا تحصیل حاصل ہوگا کہ ہماری اجتماعی اور انفرادی کامیابی اور سعادت اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ ہم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ اسکو عام کرنے کی حتی المقدور کوشش اور سعی کریں۔ کیونکہ یہ ہی ایک ایسی ہستی ہے جس پر تمام مکاتب فکر متحد اور متفق ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمارے بزرگان دین اور اکابرین امت نے اپنی پوری عمریں صرف کر ڈالیں، امام احمد رضا خان صاحب مرحوم کو بھی اس حوالے سے ممتاز مقام حاصل ہے اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان علمائے کرام اور بزرگان دین کی تعلیمات، افکار اور پیغام کو جو کہ ہمارے یہاں تحریری صورت میں موجود ہے۔ عام کریں کیونکہ ان نامور حضرات نے اپنی تصانیف اور خطبات میں داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ہدایات کو انتہائی محبت اور عقیدت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں نشر و اشاعت کے بہت سارے جدید ذرائع رائج ہیں جن میں سے کسی موضوع پر قومی سطح کی کانفرنس منعقد کرنا بھی ہے مجھے یہ جان کر بے حد خوشی محسوس ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی "امام احمد رضا کانفرنس" منعقد کر رہا ہے جس میں ملکی اور غیر ملکی علمائے کرام اور اہل دانش کی شرکت متوقع ہے مجھے امید ہے کہ کانفرنس میں شریک اہل علم حضرات "اتحاد بین المسلمین" کو اپنا موضوع بنائیں گے جس سے یقیناً معاشرے میں موجود اختلاف و انتشار کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

میں کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ تحقیقات کے منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب ذوالجلال ان کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

عبدالقادر مغل
(پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر مغل)
وائس چانسلر سندھ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام
سندھ

جناب وجاہت رسول قادری صاحب
صدر
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

۱۱

1996

۲۲

RECTOR
MERAJ KHALID

راعی الجامعۃ
معراج خالد

۳ جون ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی ہر سال متعدد سیمینار منعقد کرتا ہے۔ ان علمی مجالس میں برصغیر کے بلند پایہ دینی رہنماء امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی فکر' تعلیمات' خدمات اور آثار اجاگر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی (۱۸۵٦ ۔ ۱۹۲۱ء) برصغیر کے نامور محقق' عالم دین' فقیہ اور شاعر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی اس دور میں علمی اور دینی رہنمائی کی' جب وہ استعماری دور سے گذر رہے تھے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے دور انحطاط میں امام احمد رضا بریلوی ؒ نے نہ صرف اہل اسلام کی فکری اور دینی مدد کی بلکہ سیاسی اور معاشرتی میدانوں میں بھی انہوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

برصغیر کے نامور فرزند امام احمد رضا بریلوی قرآن' حدیث' فقہ' فتوی نویسی' علم ہیئت' علم الافلاک اور علم میراث وغیرہ میں اعلی مہارت کے حامل تھے۔ انہوں نے "کنز الایمان" کے نام سے قرآن حکیم کا اردو ترجمہ کیا جو زبان کی سلاست اور محاورہ کی بندش کے لحاظ سے اردو کے نمایاں تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ سوانح نگار لکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی کثیر التصانیف تھے۔ انہوں نے اردو' عربی' فارسی' اور ہندی زبان میں سینکڑوں چھوٹی بڑی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں "العطایا النبویہ" (جسے اہل علم "فتاوی رضویہ" کے نام سے جانتے ہیں) ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔ یہ فتاوی بارہ جلدوں میں کئی بار طبع ہو چکے ہیں۔ یہ فتاوی نہ صرف اس دور کے ہندوستانی مسلمانوں کے دینی مسائل' علمی رجحانات اور فکری مشکلات سے متعارف کراتے ہیں بلکہ اس دور کی معاشرتی زندگی کے بھی عکاس ہیں۔ فاضل بریلوی نے ان فتاوی کے ذریعے قریبا زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں دینی رہنمائی فراہم کی ہے۔ جو ان کی علمی عظمت اور وسعت کی دلیل ہے۔

21

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومتِ پاکستان
ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز کہوٹہ
پوسٹ بکس نمبر ۵۰۲ - راولپنڈی (پاکستان)

فون: 9280133 (۰۵۱)
فیکس: ۳۵۲۳۸۲ (۰۵۱)

ڈاکٹر اے کیو خان، نشانِ امتیاز
فیلو- پاکستان اکیڈمی آف سائنسز
پراجیکٹ ڈائریکٹر

تاریخ ۲۲ مئی ۱۹۹۸ء

پیغام

یہ امر باعث مسرّت ہے کہ ادارہ "تحقیقات امام احمد رضا" حسبِ سابق امسال بھی برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکرّ اسلام جناب امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالرز' علماء اور مفکرین انکی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخّص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔ اس پُر آشوب دور میں اللہ ربّ العزّت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جنکی تصانیف' تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب بپا کر دیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبہ عشق رسول سے لبریز تھی آپکی ساری زندگی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آپکی ذات نبی کریم سے وفا شعاری کا نشان مجسّم تھی۔ آپکی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کرنے کے ضمن میں آپکے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروعی' لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام کرتے وقت ملّی یکجہتی' اور مذہبی رواداری کے جذبے کو بھی فروغ دے گا تاکہ ملک عزیز میں قومی اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو۔

میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ کے اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اسکی کامیابی کے لیے دعاگو ہوں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

(ڈاکٹر عبدالقدیر خان)

نشان امتیاز

1998

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوانِ صدر
مظفرآباد

کشمیر پاکستان کا شہ رگ ہے

۲۵ مئی ۹۹ء

پیغام

میرے لئے یہ امر انتہائی باعثِ مسرت و اطمینان بخش ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضاؒ عالمِ اسلام کے عظیم مذہبی رہنما امام احمد رضا بریلویؒ کے پیغام کو اُجاگر کرنے کیلئے حسبِ روایت ہر سال امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرتا ہے اور علمی و تحقیقی مجلہ کے ذریعے اُن کے پیغام کو عام لوگوں تک پہنچاتا ہے۔

امام احمد رضا محدّث بریلوی کا شمار اُن عظیم شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے برِصغیر میں اسلام کی نشاطِ ثانیہ میں تاریخی کردار ادا کیا۔ اُنہوں نے ایک ایسے دور میں آنکھ کھولی جب برِصغیر میں مغلیہ سلطنت زوال پذیر تھی اور مُسلم معاشرہ تباہ و برباد ہوچکا تھا۔ اِن حالات میں وہ ناموسِ رسالت کے تحفظ کیلئے میدانِ کارزار میں اُترے اور اپنی تصانیف کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کا اہتمام کیا۔ جو کہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

آج کے حالات ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اپنی ان برگزیدہ شخصیات کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے مُلکِ عظیم پاکستان کے استحکام، مِلّتِ اسلامیہ کے اتحاد اور ریاست جموں و کشمیر کی آزادی کیلئے ہر طرح کے فروعی اور گروہی اختلافات کو بھلا کر کام کریں اور اسلام دشمن قوتوں کے ناپاک عزائم کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ کیا جائے۔ (آمین)

سردار محمد ابراہیم خان
صدر آزاد حکومت جموں و کشمیر

No.M-4/2000-261

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

پیغام

مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کے فروغ اور سربلندی کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کیا- آپ نے سب سے زیادہ توجہ علم اور ہنر مندی سیکھنے کی طرف مبذول کروائی- آپ مسلمان مفکرین میں منفرد مقام کے حامل ہیں کیونکہ آپ نے ہی مسلمانوں کو بچت کا راستہ دکھاتے ہوئے بینکنگ سسٹم قائم کرنے کا شعور دیا اس سلسلے میں آپ کے دو رسائل لائق مطالعہ ہیں جو آپ کی ذہانت ، فطانت کا منہ بولتا ثبوت ہیں-

۱- کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم ۱۹۰۶ء

۲- تدبیر فلاح و نجات و اصلاح ۱۹۱۲ء

معاشرہ کی تشکیل نو کے لئے آپ نے انگریز اور ہندوؤں کے رسم و رواج کو سختی سے رد کیا اور مسلمانوں کو دینی شعائر پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ساتھ ہی مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف بھی راغب کیا- چنانچہ ایک جگہ تحریر فرمایا:

غیر دین کی ایسی تعلیم جو جملہ مفاسد سے پاک ہو مثلاً ریاضی ، ہندسہ ، حساب، جبر و مقابلہ ،جغرافیہ و امثال ذلک ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں'

آپ نے ان تمام جملہ علوم و فنون پر کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں کاش کہ یہ تمام رسائل جو کہ عربی و فارسی یا قدیم اردو میں ہیں دور حاضر کی اصطلاحات کے ساتھ شائع ہوں تاکہ آج کل کے اسکالر حضرات بھی آپ کی فکر سے افادہ کر سکیں- میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام '**ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا**' از خود انجام دے تاکہ لوگوں کے سامنے اس مسلمان سائنسدان کے افکار پہنچیں جس نے ۱۰۰ سال قبل کئی علوم و فنون میں اپنا نظریہ پیش کیا تھا-

اراکین ادارہ کو ہر سال کی طرح امسال بھی 'امام احمد رضا کانفرنس' کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں - ادارہ کے اراکین یقیناً تحسین و ستائش کے مستحق ہیں جو پچھلے دو عشروں سے برصغیر پاک و ہند کے ممتاز روحانی اور علمی پیشوا امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور معاشرہ کے سنجیدہ لوگوں تک مولانا کے خیالات کو جدید اور مؤثر انداز میں پہنچا رہے ہیں-

(ظفر ح. زیدی)

V

2000

19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت پاکستان

اسلامی نظریاتی کونسل

اسلام آباد　　فون 920434

احمد رضا خان بریلوی کی مسلمانان برصغیر کے لئے خدمات کا احاطہ تو اس مختصر پیغام میں ممکن نہیں۔ البتہ آپ کی تین نہایت نمایاں علمی خدمات کا بطور خاص ذکر کیا جانا بے حد ضروری ہے۔

اول۔ آپ کا اردو ترجمہ قرآن کریم مسمّی کنزالایمان جس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ الفاظ قرآن کریم کے مفہوم سے قریب تر بھی ہے اور نہایت سلیس بھی۔ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت معجز ہے۔ کوشش کی جانی چاہیے کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی نہایت فصیح و بلیغ زبان میں ہو۔ سید احمد رضا خاں کا اردو ترجمہ قرآن اس لحاظ سے بے حد قابل ستائش ہے۔

دوم۔ آپ کا مجموعہ فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ جو فتاویٰ عالمگیری کے بعد سب سے بڑا مجموعہ فتاویٰ ہے اور اس میں بعض نہایت مشکل فقہی مسائل پر فاضلانہ رائے پیش کی گئی ہے۔

سوم۔ آپ کا نعتیہ کلام جو حدائق بخشش کے نام سے مطبوع شکل میں دستیاب ہے۔ یہ نعتیہ کلام محض رسمی نعت نہیں، حب رسول سے مملوء دل سے نکلے ہوئے اشعار ہیں جو دلوں میں حب رسول کا ولولہ پیدا کرتے ہیں۔ ان کے اشعار کو من جانب اللہ اس قدر تلقی بالقبول حاصل ہوئی ہے کہ وہ ہر محفل میلاد کا جزو اور سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر جلسہ کا لازمی حصہ ہیں۔ مشیت ایزدی کچھ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ برصغیر میں ذکر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ذکر احمد رضا بھی زندہ رہے۔ ان کے مشہور اور ہر دلعزیز سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کی صدائے بازگشت برصغیر کی فضاؤں میں ہمیشہ کے لئے سنائی دیتی رہے گی۔

(ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد)
ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ)

2001

8

Minister for Interior and
Narcotics Control
ISLAMABAD.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Lt. Gen. (Retd.)
Moin-ud-Din Haider

وفاقی وزیر داخلہ کا پیغام
امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۲

مجھے یہ جان کر نہایت مسرت ہوئی کہ برصغیر پاک و ہند کی اسلامی تاریخ کے عظیم مفکر، نابغہ عصر، فقیہ بے مثل ، سچے عاشق رسول ﷺ اعلحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے علمی اور ملّی کارناموں اور ان عبقری شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے لئے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) ہر سال ایک علمی مجلس منعقد کرتا ہے جس میں ملک اور بیرون ملک کے اسکالرز اور دانشور حضرات اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بلاشبہ امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کی ہمہ جہت شخصیت جو اپنے معاصرین میں نہایت قد آور اور ممتاز نظر آتی ہے، کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ہم جب ایک طالب علم کی حیثیت سے ان کی حیات اور کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کون سا علم تھا جسمیں ان کو دسترس حاصل نہ تھی۔ علوم اسلامیہ کے علاوہ اپنے دور کے تمام علوم جدیدہ اور قدیمہ بشمول سائنس، فلسفہ و منطق پر انکے عبور نے آج بھی علماء ، سائنسدانوں، ریاضی دانوں اور ہیئت دانوں کو حیرت و استعجاب میں مبتلاء کر رکھا ہے۔ کتاب الٰہی اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی زندگی کا مرکز و محور رہے اور انہوں نے ساری زندگی اس سرچشمہ خیر کے فیضان کو ہر سطح تک پہنچانے میں بسر کی۔ علامہ اقبال نے ان کی راسخ العلمی اور فقہی بصیرت کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ برصغیر میں جداگانہ مسلم شناخت کے سلسلے میں جس سطح کا کام انہوں نے انجام دیا ہے۔ اس دور کے علمی اور دینی حلقوں کے بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا۔ وہ پرکھنے والی آنکھیں رکھتے تھے اور صاحب بصیرت مدبر تھے۔ وہ سیاست میں تشدد اور توڑ پھوڑ کے خلاف تھے۔ بلکہ سنجیدہ دائرہ قانون میں رہتے ہوئے بھرپور سیاسی جدوجہد کے داعی تھے۔ ان کی ذات مسلمانان برصغیر کی اجتماعیت کا مرکز تھی۔ انہوں نے تمام زندگی مسلمانوں کو عشق رسول ﷺ کے مرکزی نکتہ پر متحد و متفق ہونے کا پیغام دیا۔ آج امت مسلمہ خصوصاً مملکت خداداد پاکستان جس نازک دور سے گذر رہی ہے ان کا یہی عمل اور پیغام ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

معین الدین حیدر

لیفیٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) معین الدین حیدر

2002

19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی
شارع سید الطاف علی بریلوی، کراچی

محترم سید وجاہت رسول قادری صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

''امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۳ء کے واسطے آپ نے پیغام طلب فرمایا ہے یہ امر میرے واسطے موجب مسرت اور سعادت ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہمارے خاندان کی وابستگی خاصی قدیم ہے۔ میرے والد مرحوم ومغفور کے حقیقی ماموں مولوی سید ایوب علی رضوی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً ۲۵ رسال پیش کار رہے تھے۔ وہ آں مرحوم کے گہرے عقیدت منداور مرید تھے۔ مولوی ایوب علی دینی وخدمات پر مبنی انمول قیمتی سرمایہ لاہور لانے میں کامیاب ہوئے۔ پھر یہ مواد/لوازمہ قریب قریب سب شائع ہوگیا اور ہماری نئی نسل کی ذہنی اور علمی بالیدگی میں اپنا رول ادا کر رہا ہے۔

میرے چچا سید الطاف علی بریلوی اعلیٰ حضرت کے جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا آنکھوں دیکھا حال اخبارات ورسائل میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ بریلوی مکتبۂ فکر کو سنجیدگی کے ساتھ اسلامی یکجہتی کے واسطے کم استعمال کیا جارہا ہے۔ اعلیٰ حضرت شرک وبدعت کے سخت مخالف اور محبت رسول اللہ ﷺ سے سرشار تھے۔ یہی تعلیم وہ اپنے متبعین کو دیتے تھے اور آج بھی یہ سلسلہ بحمد اللہ جاری ہے۔ اعلیٰ حضرت کا طرز عمل ان حضرات کے ساتھ مثالی تھا جو ان کے مخالف تھے چنانچہ اعلیٰ حضرت اور ان کے جانشینوں کے بہترین طرز عمل کے نتیجہ میں قیام پاکستان کے بعد جب مرکز اعلیٰ حضرت کے پاس غیر مسلموں نے دیوار توڑ کر مدتوں سے بنے ہوئے ماحول کی ختم کرنا چاہا تو مولوی عبدالروف جو یو. پی اسمبلی کے ممبر اور دیو بندی انداز فکر کے بزرگ تھے میدان میں آگئے نتیجۂ شرپسندوں کو شکست ہوئی۔ میری کے. ام. منشی کے خلاف جاری کتاب ایجی ٹیشن کے زمانہ میں آخری ملاقات بریلی میں اس وقت ہوئی جب وہ ایک محرم کے جلوس کی قیادت کر رہے تھے میں نے جسارت کر کے مولانا سے پوچھا کہ آپ اور یہ ''بدعت'' فرمانے لگے کہ میرا یہ عمل عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے کیونکہ اس وقت نعرہ رسالت اور بانک پٹوٹ کی نمائش غیر مسلم ماحول میں ایک اچھی علامت ہے۔

''العلم'' سہ ماہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مضامین مسلسل شائع کر رہا ہے اور ہر مکتبۂ فکر کے لوگ ان کو پسند کر رہے ہیں۔ ''معارف رضا'' میں شائع ہونے والے لٹریچر سے توقع ہے کہ اتحاد ملت کی تحریک کو فائدہ پہنچے گا اور استحکام پاکستان کی مہم میں مدد ملے گی۔ وما علینا الا البلاغ

فقط والسلام خیر اندیش

سید مصطفیٰ علی بریلوی

All Pakistan Educational Conference
Registered No. (384 - 1951 - 52) Under Act XXI of 1860

S. Altaf Ali Brelvi Road,
Chaurangi No. 1, Nazimabad,
Karachi - Pakistan.

Phones : Office : 621195
Res : 628548

2003

Estd: 23 March 1940

Daily
Nawa-i-Waqt
روزنامہ
نوائے وقت

Nipco House, 4-Shara-i-Fatima Jinnah, Lahore-54000 (Pakistan)
Phones: 6302050, 6367551 to 54, UAN: 111 222 007
Fax: (042) 6367583, Grams: NAWAAGENCY Lahore. P.O. Box 2059

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ قومی کانفرنس کے موقع پر پیغام

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی ایک جامع الصفات شخصیت تھے۔ بلند پایہ عالم دین، صاحب شریعت وطریقت، ایک ہزار سے زائد بلند پایہ اور گرانقدر تصانیف کے خالق، الغرض قدیم وجدید علوم کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جس پر آپ کو دسترس حاصل نہ ہو۔ ان کا فتاویٰ رضویہ گزشتہ صدی کی اہم ترین تصنیف ہے جو فاضل بریلوی کی مجتہدانہ شان کا آئینہ دار ہے۔ آپ کا ایک اور عظیم کارنامہ انگریز اور ہندوؤں جیسی اسلام دشمن اقوام سے نجات کی راہ کی طرف رہنمائی اور دوقومی نظریہ کی تبلیغ واشاعت ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، آپ کی شخصیت اور سنہری کارناموں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے امسال بھی ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے جو ایک مبارک کام ہے۔ ملت اسلامیہ آج جس ابتلا کا شکار ہے اور امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات عالیہ کو عوامی سطح پر نہایت شدومد کے ساتھ متعارف کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ اسلامیان پاکستان، تاریخ اسلام کی اس عظیم شخصیت کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے لئے سیدھی اور سچی راہوں کے تعین میں کامیاب ہوسکیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادرہ تحقیقات احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ احباب کو اس نیک کام کی بطریق احسن انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے!

(مجید نظامی)
مدیر

A PUBLICATION OF NIDA-I-MILLAT (PVT) LIMITED
Pakistan's premier independent and most influential national daily published simultaneously from Lahore, Karachi, Islamabad and Multan

Karachi
Block No.1, Phase-5, Khayaban-e-Shamsher, DHA,
Phones: 5843720-23, UAN: 111 222 007
Tlx: 21191 Fax: 5854325

Multan
63-Abdali Road,
Phones: 545571-74 UAN: 111 222 007
Tlx: 42475 Fax: 580858-580958

Islamabad
7-Mauve Area, Zero Point,
Phones: 2202641-44 UAN: 111 222 007
Tlx: 54169, Fax: 2202645-46

پیغامات　۱۸

حقیقت چھپ نہیں سکتی

عندلیب دربارِ نبوی.... علی صاحبہ الف الف التحیۃ والصلوٰۃ والسلام امامِ زمان، حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نکھرتی سنورتی اور چمکتی جارہی ہے ہر آنے والا سورج اس آفتابِ علم وفضل کی نئی سے نئی کرنیں دیکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہورہا ہے، جیسے جیسے ان کے عظیم ومنفرد علمی کارنامے دنیا دریافت کررہی ہے اسی رفتار اور اسی مقدار سے ان کی شخصیت بھی نمایاں ہوکر دنیا کے سامنے آرہی ہے۔ ایک وقت تھا جب برصغیر پاک وھند کے اہل علم سے بھی یہ علمی کارنامے پوشیدہ تھے مگر اب تو عالم عرب وعجم کیا مشرق ومغرب کی دانشگاہیں، جامعات اور سکالرز بھی ان کے علمی مقام سے آگاہ ومعترف ہیں، عالم اسلام کی قدیم دانشگاہ اور قبلۂ علم وفضل الازھر یونیورسٹی مصر جیسی مؤخر ومحترم جامعات میں بھی ان کے علمی وادبی کارنامے بحث وتحقیق کا موضوع ہیں، ایم اے اور ڈاکٹریٹ کی سطح کے مقالات لکھے جارہے ہیں، مصروعراق اور شام کے اھل علم ان کے علمی کارنوموں پر کتابیں لکھ رہے ہیں اس کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی ان کی شخصیت اور علمی کارناموں سے دنیا متعارف ہو چکی ہے اور یہ سلسلہ مزید آگے بڑھتا نظر آتا ہے۔

چشم فلک ایک مدت سے حیرت سے یہ دیکھتی رہی ہے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شخصی اور علمی مقام سے دور کی دنیا کی تو بات ہی الگ ہے خود اپنے بھی ان سے آگاہی سے محروم رہے اور یوں ایک بےمثال عالم وفاضل کی حق تلفی ہوتی رہی، مخالف تو ان کی شخصیت اور علمی مرتبے کا اعتراف کیا کرتے اپنے بھی اپنی جہالت اور نالائقی کے باعث اس سے غافل وبے خبر رہے، ابھی تک تو صرف ان کے فقہی واجتہادی مقام اور عربی زبان کے شاعرؔ، ادیب اور عالم کی حیثیت سے عرب وعجم آگاہ ہوسکے ہیں دیگر علوم وفنون میں ان کی مہارت اور کمال کو اُجاگر کرنا ابھی باقی ہے، ان کی عربی شاعری اور ادب پر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری اور ان کے صاحبزادے مولانا ممتاز احمد سدیدی الازھری صاحبان کے علاوہ مصر عراق کی جامعات اور علمی اداروں میں بھی کام ہوا ہے مگر فارسی اور اردو میں ان کے شعری کمالات سے عرب دنیا واقف نہیں راقم کی نگرانی میں شاگردِ عزیز شاھد نورانی نے اعلیٰ حضرت کی صرف عربی شاعری پر جو ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ کر پنجاب یونیورسٹی لاھور سے ڈگری حاصل کی ہے اس کی ضخامت ڈیڑھ ہزار صفحہ ہے!! ضرورت ہے کہ ایسے علمی کام شائع ہوکر دنیا کے سامنے لائے جائیں، بحیثیت فقیہ ومجتہد اور دیگر علوم وفنون میں ان کے علمی کارنوموں پر الگ الگ سے تحقیق ابھی باقی ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جس دن ان کی محنت اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت سے عرب وعجم واقف ہوگی وہ دن عشاق ومحبان مصطفیٰ ﷺ کے لئے یوم عید ہوگا اور دنیا حضرت مولانا امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل مقام ومرتبہ سے آگاہ ہوگی!

بہرحال وہ وقت اب گذر گیا جب ان کے نام سے رزق کمانے والے بھی ان کے مقام سے غافل تھے مخالفوں نے تو ان کی شخصیت کو بدنام کرنا اور مقام پر پردہ ڈالنا ہی تھا مگر حقیقت کو کب تک چھپایا جاسکتا ہے، اس نے تو ایک نہ ایک دن دنیا کے سامنے آنا ہی ہوتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اسلامی دنیا اب نیم خواندہ متعصب فتویٰ بازوں کے ہاتھ سے نکل کر علم ومعرفت کی روشنی میں آرہی ہے، تعصب کے پردے پھٹ رہے ہیں اور حقیقت سے ناآشنا اور منکرین سب اعترافِ حقیقت پر مجبور ہورہے ہیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی ایک نہایت پروقار شخصیت کی حیثیت سے دنیا میں متعارف ہوچکے ہیں، کیا خوب کہا حضرت لسان العصر اکبر الہ آبادی نے ؂

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے کی
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہوکر؟

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
سابق ڈین / پرنسپل اورینٹل کالج
پنجاب یونیورسٹی، لاھور

17

پیغام

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

وفاقی وزیر مملکت

مذہبی امور، زکوۃ وعشر

عاشق رسول ﷺ، امام احمد رضا خام فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات اور کاوشوں کی ترویج واشاعت میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں...... خود میرے لیے بھی یہ بات اس لیے باعث تکریم وتعظیم ہے کہ لڑکپن سے لے کر نوجوانی تک میں گاہے بگاہے وجاہت رسول قادری صاحب کی تقاریر کے ساتھ ساتھ ان کی علمی وتحقیقی صلاحیتوں سے استفادہ کرتا رہتا تھا جس کی شاید انہیں خبر بھی نہ ہو، اور درحقیقت یہ فیضان امام رضا ہی تھا جو مجھے اعلیٰ حضرت کے چاہنے والوں کی صف تک لے آیا ورنہ کہاں میں اور کہاں عشق امام رضا..... جس عظیم ہستی نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا ترجمہ درست کر کے امت کو یہ خبر دی ہو کہ شروع اللہ سے نہیں بلکہ شروع بھی اللہ ہی سے ہے اس لیے اللہ سے شروع کہا جائے، توحید، معرفت اور نبی کریم ﷺ کی توحید پرستی کا وہ عکس مسلسل ہے جو صرف تقلید وطریقت کی راہ پر چلنے والے ہی دیکھ سکتے ہیں اور درحقیقت یہ ترجمہ کیا ہی اس لیے گیا تھا تا کہ لوگ اپنے صفحہ دل سے عقیدت کا وہ نقش نہ مٹنے دیں جسے بڑی مشکل سے اولیا کرام نے ان کے دلوں کی سادہ تختیوں پر رقم کیا ہے ...... اعلیٰ حضرت سے میرا تعلق سید وجاہت رسول قادری یا پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری جیسا تو نہیں کہ ابھی تو شاید میں ان ہستیوں کی جوتیاں اٹھانے کے بھی قابل نہیں لیکن در مصطفیٰ ﷺ کے باہر بھکاریوں کی طویل قطار میں کھڑے رہ کر میں نے جس مقام پر اعلیٰ حضرت کو دیکھا ہے وہ ''جوت کی وہی جھلمل ہے جو جگ میں رچی، میں دیکھتا ہی رہا اور میری شب نے نہ دن ہونا جانا''...... میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ ''حدائق بخشش'' جو صرف دو حصوں میں منقسم ہے اور اگر میں غلط نہیں تو غالباً 1325ھ میں خود امام احمد رضا کی حیات مبارکہ میں یہ دونوں حصے اشاعت پذیر ہو چکے تھے لیکن بعض عاقبت نااندیشوں نے ''تیسرا حصہ'' چھاپ کر کچھ ایسے اشعار ان کے نام سے موسوم کر دیے ہیں جو اعلیٰ حضرت کے عشق اور عقیدت کے صریحاً برخلاف اور شکوک وشبہات کو جنم دینے کا باعث ہیں لہٰذا ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو اس سلسلے میں بھی مربوط کوششیں کرنا چاہئے...... اس کے علاوہ نئی نسل کو یہ بھی بتلانے کی اشد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا خان صرف ایک نعت گو شاعر نہیں بلکہ علوم دینیہ کے ہر پہلو پر ان کی ایک عمیق اور گہری نگاہ تھی جس نے انہیں وقت کا امام قرار دیا ساتھ ساتھ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے سلسلے میں بھی امام احمد رضا خان کا جو کردار ہے وہ ندوۃ العلما اور دار العلوم دیوبند سے قطعاً برعکس اور مثالی ہے..... شرعی فیصلے صادر کرنے میں آپ جیسا محتاط فی الشریعہ اور باخلاص وجود کم از کم گذشتہ صدی سے آج کے دور تک ہمیں نظر نہیں آتا...... گو کہ ان کی ذات پر تہمتوں کے انبار ہیں لیکن یہ بھی عشق کا ایک حسین عکس ہے اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کی خوبصورت تفسیر ہے کہ ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مصیبتوں، پریشانیوں اور تکالیف سے نہ گھبرائے کہ یہ اوپر سے گرنے والے سیلابی ریلے سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہیں'' اور یقیناً ایک عاشق پر تہمت نہیں لگائی جائے گی تو پھر سند عشق کا حصول کیونکر ممکن ہوگا؟...... تحریک ندوہ سے علیحدگی سے لے کر فتاویٰ رضویہ اور ترجمہ قرآن کنزالایمان تک کا سفر گو کہ 65 (باعتبار سن عیسوی) 68 (باعتبار سن ہجری) پر محیط ہے لیکن پوری زندگی اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت واطاعت کے سانچے میں ڈھلی نظر آتی ہے اور جو اس سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے اسے رب کریم مل جاتا ہے اور پھر جسے اللہ اور اس کا محبوب ﷺ مل جائے تو اس سے زیادہ خوش نصیب اس روئے زمین پر اور کون ہو سکتا ہے...... مجھ کوتاہ علم کے نزدیک یہ فیصلہ تو ''یوم الست'' ہی ہو گیا تھا کہ جب تمام انبیا سے عہد لیا گیا کہ اللہ کے محبوب کے محبین وعشاق کی ارواح اس کارگہ عالم میں انسانی صورت میں آنے کے بعد آپ ﷺ کی دیوانی ہوں گی اور آپ کے اسم پاک (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گی...... اعلیٰ حضرت کفر وارتداد کے سامنے ایک آہنی دیوار بنے کل بھی کھڑے تھے اور ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کہہ کر آج بھی کھڑے ہیں اور یقیناً عشق کی یہ نسبتیں ایمانی قلوب میں یونہی پلتی رہیں گی اور ارواح خبیثہ، جو آج بھی اللہ کے محبوب ﷺ کی اطاعت ومحبت سے منحرف ہیں، قیامت تک اسی آگ میں جلتی رہیں گی......

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

صدر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد نئی دہلی

پیغام

عالم اسلام کی جن عبقری شخصیتوں نے اپنے علم وفضل، کردار وعمل اور فکر وفن کی بنیاد پر ملت اسلامیہ کی دکھتی ہوئی رگ پر انگلی رکھ کر مرض کی تشخیص کی اور دھڑ کتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر سکون بخشا ان میں حجۃ الاسلام امام غزالی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور دور آخر میں امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا نام نامی اسم گرامی قابل ذکر ہے۔

امام اہل سنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی چودھویں صدی ہجری کے ان نابغہ روزگار ہستیوں میں شمار کئے جاتے ہیں جنھیں خلاق کائنات کی جانب سے علوم ظاہری و باطنی کا وافر حصہ ملا تھا، عشق رسالت مآب ﷺ کے پیکر میں ڈھل کر ملت اسلامیہ کے مفاد میں جوانہوں نے علمی کارنامے انجام دئے وہ لائق ستائش بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔ عشق رسالت سے سرشاری کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سب نے یکساں طور پر کیا ہے۔ انہوں نے عشق رسول ہی کی روشنی میں اپنے خیالات سے قرطاس وقلم کو زینت بخشی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا قلم کہیں لغزش کا شکار نہ ہوا۔ جن معاندین نے ان کے ترجمہ قرآن اور حدائق بخشش کے بعض اشعار پر ناز یبا ریمارک لگائے ہیں وہ ان کی علمی کم مائیگی اور فکری بے بضاعتی کی بنیاد پر ہے۔ امام احمد رضا خود عاشق رسول تھے اور عشق رسالت سے سرشار جماعت کے نمائندے تھے اس لئے انہوں نے وارث نبی کا اہم فریضہ انجام دیتے ہوئے زبان وقلم کے ذریعہ بدعقیدگی کی اصلاح کی، عظمت رسالت سے بھرپور ترجمۂ قرآن کنزالایمان لکھا، اور عشق ومحبت سے سرشار کوثر وتسنیم سے دھلے ہوئے نعتیہ اشعار قلم بند فرمائے دیوان حدائق بخشش کا ایک ایک شعر جس کی بیّن مثال ہے۔ ایک مسلمان کا چونکہ اپنے نبی ﷺ سے ایمان کا رشتہ ہوتا ہے اور ایمان کی بنیاد عشق نبی پر ہے اس لئے امام اہل سنت نے عشق نبی ہی کی بنیاد پر امت مسلمہ کی اصلاح وفلاح کے تعلق سے تجدیدی کارنامے انجام دئے۔ جو نام نہاد علماء اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ضلالت وگمراہی کا پرچار کر رہے تھے ان کی نہ صرف آپ نے نشاندھی کی بلکہ ان کے باطل نظریات کی بخیہ دری کر کے ملت اسلامیہ کے سامنے ننگا بھی کیا یہی وجہ ہے کہ ان نام نہاد علماء کے حوارئین نے ان کے ساتھ معاندانہ رویہ نہ صرف روا رکھا بلکہ انتقامی جذبہ نے انہیں اتنا اندھا کر دیا کہ وہ بہتان تراشی اور الزام طرازی پر اتر آئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تمام خلاف شرع باتیں جس کی اسلام میں سختی سے ممانعت کی گئی ہے ان کی طرف منسوب کرنے لگے اور نہ صرف نسبت کرنے لگے اس کا موجد بھی گردانتے لگے۔ قبر پرستوں کا امام اور بدعتیوں کا پیشوا لکھا الغرض معاندین نے اطمینان قلب کے لئے نہ جانے کیسے کیسے گھناونے الفاظ کا سہارا لیا۔ سچ کہا ہے کسی نے کہ زمانہ کروٹ بدلتا ہے ان کے انتقال کو نصف صدی بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ زمانے نے کروٹ لی نفرت وعناد کی دبیز چادر ہٹنے لگی، حق آشکار ہونے لگا، بہتان تراشوں کی زبانیں گنگ ہوئیں ذہنیت میں نوعی فرق آیا جنھیں ان کا نام سننا گوارہ نہ تھا وہ انہیں بالواسطہ نہیں بلا واسطہ پڑھنے لگے۔ اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پاکستان کی کاوشوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سچ ہے جس قدر ان کے تعلق سے معاندین کا مطالعہ بڑھے گا نفرت وعناد کے بادل چھٹیں گے اسی قدر امام احمد رضا خاں قادری کی شخصیت آسمان علم وفضل پر نیر تاباں بن کر نمودار ہوگی۔ اس آفتاب علم وفن سے اپنے تو اکتساب نور کر ہی رہے تھے بیگانوں کی آنکھیں بھی چکا چوند ہوئیں۔ حلقۂ معاندین میں سے کئی ایک نے مجھ سے ان کے تعلق سے کتابیں طلب کیں، مقالات میں حوالے دئے اپنی ریسرچ وتحقیق کا موضوع بنایا۔ اگر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی سرگرمیاں اسی طرح اہل علم کے درمیان پہنچتی رہیں تو وہ دن دور نہیں کہ ان کی شخصیت تمام ارباب فضل وکمال کے لئے یکساں طور پر مینارۂ نور بن جائے گی۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آباد باد۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

صدر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد (ہمدرد یونیورسٹی) ہمدرد نگر، نئی دہلی 110062

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
پبلک ریلیشنز آفس

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ عجیب صاحب کمال بزرگ تھے۔ پیر طریقت، محرم معارف، جامع علوم، تفقہہ کے پیکر، تزکیہ نفس کا آئینہ اور پھر مجاہد ملت۔ ان لافانی اور لاثانی بزرگ کے مواعظ، فتاویٰ اور تصانیف نے لاکھوں انسانوں کو نئی حیاتِ روحانی سے آشنا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سرزمین بریلی کا نصیبہ بیدار ہوا تو عالم اسلام کے ہزاروں شہرستانِ فضل و اقبال اس کے کوکبِ کمال کی ارجمندی پر قربان ہونے لگے۔ دین وملت کے قدیم مراکز اور علم و ادب کے شہرہ آفاق بلاد و امصار اس کی خوش بختی کو رشک آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگے انعام خداوندی اور فیضان محبت رسول کا سلسلہ شروع ہوا تو چشم فلک نے خود دیکھا اور گزشتہ چودھویں صدی ہجری کی پوری اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ عشق وعرفان کی اس دھرتی کو دہلی و لاہور، لکھنو و رامپور اور خیر آباد و بدایواں کی ترجمانی و نمائندگی کا عظیم وشان اور قابل فخر اعزاز بخش دیا گیا۔ جس کے بعد نقشہ ہند پر چمکنے والا یہ روشن ستارہ عارفان حق اور اہل بصیرت کی نگاہوں میں حریفِ مہ و خورشید بن گیا اور اب اس کی ضیا بار کرنیں دشت وجبل، وادی و کہسار اور انسانی آبادیوں کو شام وسحر رخشندہ و تابناک بنا رہی ہیں۔ اک زمانے میں اس آفتاب علم وکمال کے چہرہ زیبا کو تشکیک کے گرد و غبار سے پراگندہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اب حقیقت واضح ہوگئی ہے اور اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کو بجا طور پر نجات دہندہ ملت اسلامیہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس سارے تناظر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے جو گراں قدر علمی اور تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں وہ بلاشبہ سنہرے حروف میں لکھی جائیں گی۔ خدا ہمیں اعلی حضرت کی ہمہ جہت شخصیت اور لافانی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کا شرف عطا فرمائے۔

(آمین)

پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان
وائس چانسلر

S. A.
شہزاد احمد خالد
پبلک ریلیشنز آفیسر

The Islamia University of Bahawalpur

NO. M-4/2009-115

شیخ الجامعہ　　　　کراچی یونیورسٹی، کراچی

پیغام

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے ۲۹ ویں سالانہ دو روزہ کانفرنس بعنوان ''کنزالایمان فی ترجمۃ القران'' کے انعقاد کے موقع پر محترم جناب صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب سمیت تمام معزز اراکین ادارہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

امام احمد رضا کی شخصیت اردو ادب کے حوالے سے بہت نمایاں ہے. آپ اپنے وقت کے ایک معتبر عالم دین تھے اور خصوصیت یہ تھی کہ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں پر یکساں عبور حاصل تھا اور تینوں زبانوں میں نہ صرف ادب کے حوالے سے بلکہ تمام علوم و فنون کے عنوانات پر سینکڑوں کتابیں منظوم و منثور دونوں اصناف پر یادگار چھوڑی ہیں نعت رسول مقبول ﷺ کے حوالے سے تو آپ کا نام بڑا ہے. آپ کا نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' جو کہ تین حصّوں پر مشتمل ہے اپنی مثال نہیں رکھتا اور آپ کے نعتیہ اشعار عموماً اور سلام رضا ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے الفاظ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ تمام عالم داکناف میں گونجتے ہیں. اتنا مزید عرض کرتا چلوں کہ بات صرف نعت رسول مقبول ﷺ کی نہیں کیونکہ نعت گوشعراء تو دوسرے بھی بہت ہیں جنھوں نے ایک چھوڑ کئی کئی دیوان نعت یادگار چھوڑے ہیں مگر جو عشق رسول ﷺ سے سرشار امام احمد رضا کے کلام کا ہر ہر مصرعہ عشق رسول ﷺ کا آئینہ ہے اور یہ عشق رسول ﷺ نعتیہ دیوان کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن میں بھی غالب نظر آتا ہے شاید اسی باعث آپ نے اپنے کیئے ہوئے ترجمہ قرآن کا نام کنزالایمان فی ترجمۃ القران رکھا ہے

امام احمد رضا کے ترجمہ قران کو ایک صدی مکمل ہو چکی ہے مگر اس ترجمہ قران کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اکثر ترجمین نے کسی ایک اردو ادب کے دبستان کے حوالے سے ترجمانی کی ہے مگر امام احمد رضا نے برصغیر پاک و ہند میں بولی جانے والی اردو زبان کے تمام دبستانوں کی چاشنی کو اپنے ترجمہ میں بوقت ضرورت جگہ دی ہے اس لئے اس کی زبان متروک نہیں ہوتی اور ہر زمانے میں یہ ترجمہ مقبولیت پاتا رہا جبکہ سوائے چند اردو تراجم قرآن کے لوگوں کی زبان پر دیگر تراجم کے تذکرے نہیں ہوتے اور عشاقان رسول نوری ترجمہ قرآن کو بہت زیادہ سراہتے ہیں.

آخر میں ایک دفعہ پھر اس صد سالہ جشن کنزالایمان کے موقع پر اپنی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کی دو روزہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں.

(پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی)

۲؍فروری ۲۰۰۹ء

10

Ph.Off: 0219-9260202
Fax: 0219-9260201

Board of Intermediate Education,

Bakhtiari Youth Centre,North Nazimabad,Karachi-74700.

Date:24-12-2009　BIE/CHAIRMAN/PS-15/1407/2009

محترم سید وجاہت رسول قادری

صدر

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

السلام علیکم!

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا اور یہ معلوم کر کے ازحد خوشی ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے افکار عوام اور خواص تک پہنچانے اور اعلیٰ حضرت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے 2010ء میں امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس موقع کو یادگار بنانے کے لئے ایک خوبصورت مجلّہ بھی شائع کر رہا ہے۔ امام احمد رضاؒ کی ہمہ گیر شخصیت بیک وقت عالم دین، مصنف، صوفی، مفسر قرآن وحدیث، فقیہ اور عشقِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کلیتاً ڈوبے ہوئے شاعر کی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے روایتی علماء کی طرح صرف مذہبی موضوعات پر ہی کتابیں نہیں لکھی ہیں بلکہ سائنس، منطق، فلسفہ اور بینکنگ وغیرہ کے عنوانات پر بھی معرکۃ الآراء تصانیف ہماری رہنمائی کے لئے چھوڑی ہیں۔ دینی میدان میں بیش بہا خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے قیام پاکستان کی تحریک میں بھی اپنے حصے کا کام بخوبی پورا کیا۔ اعلیٰ حضرت کے لاکھوں معتقدین نے قیام پاکستان کے لئے کام کیا۔ آج پوری دنیا میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کے علم وفن کا اعتراف کیا جا رہا ہے اور تقریباً 35 جامعات میں اسکالر اعلیٰ حضرت کی زندگی کے مختلف زاویوں پر Ph.D کے مقالے لکھ کر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کی امام احمد رضا محدث بریلوی کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے جو خدمات ہیں ان کا اندازہ تو ادارہ کی تحریک پر 22 پی ایچ ڈی، 8 ایم فل اور 13 ایم ایڈ کرنے والے افراد کی فہرست دیکھ کر ہی بخوبی ہو جاتا ہے۔ میں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں کہ کتابوں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارے نے اپنی ویب سائٹ بھی بنالی ہے جس پر ادارے کے زیر اہتمام شائع ہونے والی تمام کتابیں بغیر کسی قیمت کے پیش کی گئی ہیں اور امام احمد رضاؒ کی کتب کی سی ڈیز بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ادارۂ تحقیقات احمد رضا انٹرنیشنل اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرے اور علم کی روشنی پورے جہاں میں پھیلاتا رہے۔

بہ احترامات فراواں
خیراندیش
انوار احمد زئی

(پروفیسر) انوار احمد زئی

چیئرمین

UNIVERSITY OF SINDH

JAMSHORO SINDH, PAKISTAN

Dr. Nazir A. Mughal

(President's Pride of Performance)

VICE-CHANCELLOR

گرامی نامہ موصول ہوا، یاد آوری کے لیے ممنون ہوں۔ گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی آپ نے اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت کو ان کی خدمات عالیہ پر خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ''امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس برائے 2011 کے انعقاد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ ربّ العزت آپ کو کام یابی اور کامرانی عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان علمائے حق میں ہوتا ہے جنھوں نے علم و ادب کی ایسی شمعیں روشن کیں جن کی تابانی میں تا قیامت کوئی فرق نہ آئے گا۔ وہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بہ یک وقت محقق، محدث، فقیہ، مجدّد اور مجتہد تھے۔ ان کی صلاحیتوں کا اعتراف ہر طبقۂ فکر کے لوگ اپنے اپنے انداز میں کرتے رہے ہیں اور رہتی دنیا تک کرتے رہیں گے کیوں کہ وہ ایک خالص اسلامی معاشرے کے قیام کے خواہاں تھے اور تمام زندگی اسی کے لیے کوشاں رہے۔ چناں چہ اپنے اس عظیم مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انھوں نے 1894 میں ایک جامع تعلیمی منصوبہ تیار کیا۔ اس کی عملی شکل آج بھی دینی مدارس میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ان کی خدمات جلیلہ میں اس تعلیمی منصوبے کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اس منصوبے پر عمل کر کے حقیقی معنوں میں اعتدال پسند اسلامی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

ہر چند کہ اب وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر ان کی پاکیزہ زندگی اور ان کی تصانیف (جو تعداد میں اتنی زیادہ ہیں کہ اگر صرف ان کے عنوانات درج کیے جائیں تو ایک علاحدہ دفتر ہو جائے) ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

آپ کے ادارے نے ان کے پیغام کو عام کرنے کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں میں انھیں رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اعزاز و تحسین کا مستحق سمجھتا ہوں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کے تمام کارکنان کو ہمت و توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے مشن کو جاری رکھیں اور کانفرنسوں کا یہ سلسلہ اپنے مقاصد کے حصول میں کام یاب ہو۔ آمین

NAMughal 15/12/10

پروفیسر ڈاکٹر نذیر اے مغل

شیخ الجامعہ، جامعہ سندھ، جام شورو

Ph: (022)2771363 / 2771544 Fax: (022) 2771372 Res: (022) 2771193 Fax: (022) 2771246 E-mail: vc@usindh.edu.pk / mughal.nazir3@gmail.com

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس 6

Vice Chancellor

UNIVERSITY OF HEALTH SCIENCES LAHORE
University Road, Lahore - 54600, Pakistan
Ph: 042-111-33-33-66 Fax: 042-99230870

بتاریخ:28دسمبر 2011ء

محترم جناب سید وجاہت رسول قادری (صدر)
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
فیکس:201-32732369

السلام علیکم!

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد ﷺ
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مشائخ زمانہ کی نظروں میں حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ واقعی فنافی الرسول تھے۔ بریلی (یوپی) کے محلے جسولی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہونے والے احمد رضا عالم شباب میں ہی فنونِ عربیہ اور علوم دینیہ کے ماہر کے طور پر مشہور ہوئے۔ علم تفسیر، علم حدیث اور علم فقہ میں ایسے القابات ان کے نام کے ساتھ آنے لگے کہ ہر انجانے کو محسوس ہوتا کہ یہ کوئی عمر کے لحاظ سے بڑی شخصیت کے حامل فرد ہیں۔ برصغیر کے علما ان سے استفادہ کرتے۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی ویسے ویسے علوم کی تعداد بڑھ کر 100 تک جا پہنچی، جس کی تصدیق جلیل القدر علمی شخصیات نے کی۔

اس کی شہادت ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' اور فتاویٰ رضویہ کے ہزاروں صفحات ہیں۔ آپ نے قرآن وسنت کی ترویج واشاعت اور دینی اقدار کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ اکثر وقت فتویٰ نویسی میں گزارا جو کہ اس وقت کی ضرورت تھی۔ آپ کے پاس نہ صرف ہندوستان بلکہ افریقہ تک سے دینی مسائل کے حوالے سے تحریری سوالات آتے۔ 1869ء سے 1880ء تک آپ کے مسوّدات کو بہ یک وقت 4 افراد تحریر کرتے تھے۔ آپ نے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور دورِ جدید کی گمراہیوں کے خلاف فقیہانہ شان کے ساتھ جہاد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم مفتی سیّد شجاعت علی قادری (سابق جج وفاقی شرعی عدالت) نے ایک موقع پر کہا کہ جب میں مولانا احمد رضا خان کی تصانیف کا مطالعہ کرتا ہوں تو انہیں اسلاف کے مسلک سے منحرف نہیں پاتا، بلکہ منحرفین کے تعاقب میں مصروف پاتا ہوں۔ آپ فریضہ حج کے لیے حرمین جاتے تو وہاں بھی علما جوق در جوق آپ سے استفادہ کرنے آتے۔ قرآن وحدیث کی ترویج اور دینی علوم کے فروغ میں آپ نے جو کردار ادا کیا بعد ازاں آپ کے تلامذہ اور خلفا نے اسے آگے بڑھایا۔ آپ کی تحریریں عشقِ مصطفی ﷺ کا درس دیتی ہیں۔ آپ کے نام سے منسوب متعدد تعلیمی ادارے اور مذہبی انجمنیں دنیا بھر میں قائم ہیں۔ آپ کی ہمہ گیر علمی اور دینی خدمات کا اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ برصغیر کی وہ علمی شخصیت ہیں، جن پر متعدد اسکالرز پی ایچ ڈی کر چکے ہیں اور کئی طلبا پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ برصغیر پاک وہند کے علاوہ دنیا کی مختلف جامعات میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، مذہبی وسیاسی خدمات پر مزید تحقیقی کام جاری ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

خیر اندیش

پروفیسر ملک حسین مبشر
وائس چانسلر/چیف ایگزیکٹو
یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور

NO. M. 4/2012-384

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پچھلے 32 سال سے مسلسل مولانا احمد رضا بریلویؒ کے یوم وصال کے موقع پر شاندار کانفرنس کا اہتمام کرتا چلا آرہا۔ اور اس سال اسی سلسلے کی 33 ویں سالانہ کانفرنس کا اہتمام جامعہ کراچی کے شیخ زید اسلامک سینٹر کے آڈیٹوریم میں کیا جارہا ہے۔

مولانا احمد رضا خاںؒ کی شخصیت یقیناً بہت ہمہ جہت تھی۔ آپ نے نہ صرف علوم نقلیہ بلکہ علوم عقلیہ یعنی سائنسی علوم میں بھی بہت گرانقدر علمی و قلمی ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے۔ جامعہ کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مولانا پر شعبہ علوم اسلامیہ، شعبہ سیاسیات اور شعبہ اردو میں کئی Ph. D مقالات لکھوائے جاچکے ہیں۔ اسی طرح جامعہ کراچی کے کئی شعبہ جات مثلاً علوم اسلامیہ، اصول الدین، قرآن وسنہ شعبہ، سیاسیات، اردو، تاریخ اسلام، پاکستان اسٹڈیز و دیگر شعبہ جات کے علاوہ شیخ زید اسلامک سینٹر کے نصاب تعلیم میں مولاناؒ کی بہت سی کتب حوالہ کی کتاب کے طور پر شامل ہیں۔ آپ کی شخصیت کو ایک مسلم مفکر، مسلم سائنسدان، مسلم سیاستدان، ایک عظیم نعت گوشاعر اور ادیب کی حیثیت سے پڑھایا جاتا ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضاؒ کی سال بہ سال مولاناؒ کی شخصیت اور خدمات کے حوالے سے منعقد کی جانے والی کانفرنسیں اور اس کے زیر اہتمام شائع ہونے والا علمی و ادبی مواد مفادِ عامہ کے لیے ایک بڑی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ ملکی جامعات کی سطح پر ایک دوررس ذہنی و فکری تبدیلی اور اصلاح کے عمل میں بھی ایک اہم کردار ادا کررہا ہے۔

اس موقع پر میری تجویز ہے کہ مولاناؒ کے حوالے سے بالخصوص ایسے علمی مواد کی تیاری اور اشاعت پر توجہ مرکوز کی جائے جو دورِ حاضر کے علوم وفنون سے پوری طرح سے ہم آہنگ ہو۔ تاکہ آنے والی نسلیں آپ کی شخصیت اور کارہائے نمایاں سے عمدہ طریقے پر متعارف ہوسکیں۔

آخر میں آپ کو اور آپ کے جملہ رفقائے کار کو کانفرنس کے اہتمام و انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ یہ کانفرنس آپ کے مقاصدِ حسنہ کی راہ کا ایک اہم سنگِ میل ثابت ہو۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر
شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی۔ کراچی

فون نمبر: ۹۹۲۶۱۳۳۶ (۲۱-۹۲) ۹۹۲۶۱۳۳۷ (۲۱-۹۲) فیکس نمبر: ۹۹۲۶۱۳۴۰
ای میل: vcku@cyber.net.pk / vc@uok.edu.pk ویب سائٹ: www.uok.edu.pk

IMAM AHMED RAZA IMPACT IN WORLD TODAY

It is indeed a blessed honour for me to write my humble views about one of the most outstanding religious scholars of Islam, Hazrat Raza Khan Sahib (Rahmatullah Elaih). My feciiitations to Brother Professor Dr. Majeed Ullah Qadri for rendering major services to the Muslim ummah by reminding us of our great scholars by organizing annual conferences and events.

Words really cannot express the sentiments of the religious students who are lucky enough to study the life and achievements of Hazrat Sahib. His unbound love and adornment of our Holy Prophet (PBUH) speaks volumes, which is amply reflected in his writings and naat mubarak. Love of Holy Prophet (PBUH) is the foundation of our believe. None of us can claim to be a Muslim without our full commitment and adherence to our beloved Prophet (PBUH), the last messenger of Allah (SWT). This is precisely the essence of teaching of Hazrat Imam Raza. No Islamic culture can prosper unless it follows the teachings of great saints. Hazrat Imam Raza's teachings reflect how much love and respect he had for Masjid, pilgrims, parents, superiors, ulema and towards children. No doubt Allah (SWT) blessed him with outstanding mystical and spiritual powers because what all he did in his life was what pleases Allah (SWT).

Even if the Muslim Ummah is successful in implementing a part of the teachings of scholars, such as Hazrat Sahib, I am sure Muslims will find the direction which is so much lacking and is the root cause of all evils. Once the Muslim world achieve unity amongst them and unfaltering faith in Allah (SWT) and his Prophet (PBUH), it is bound to get united to form the impregnable force that they once were.

I whole heartedly congratulate Brother Prof. Majeed Ullah Quadri for his relentless efforts to remind us about the life of Hazrat Sahib each year and refresh our faith. I pray for your continued success to serve Islam in such a befitting manner.

Prof. Dr. M. Iqbal Choudhary, ***H.I. S.I. T.I.***
Director/ Distinguished National Professor
INTERNATIONAL CENTER FOR CHEMICAL AND BIOLOGICAL SCIENCES
UNIVERSITY OF KARACHI.

Allah Almighty's Name I begin with the Most Affectionate the Most Merciful

Saleem Ullah Jundran
Ph.D Education (PU)
M.A English (PU)
M.A.TEFL (AIOU)
M.Ed (PU)
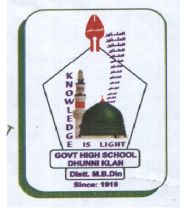
National Best Teacher Award;
National Award
(Promotion of Children Literature);
Roll of Honour;
University Distinction (BA) (PU)

Message for Imam Ahmed Raza International Conference 2013

As-Salam-o-Alaikum!

It is a matter of immense pleasure and great jubilation that Imam Ahmed Raza International Research Institute, Karachi (Pakistan) is holding its 34th Annual Imam Ahmad Raza Conference on the 21st Dec, 2013, in accordance with the regular annual schedule. The presentation and publication of well reputed intellectuals papers and distribution of *Mujallah Imam Ahmad Raza Conference*, Monthly *Ma'arif-e-Raza*, Annual *Ma'arif-e- Raza* and some other precious books upon this auspicious occasion are really very commendable measures. It is expected that *In Sha 'Allah* such efforts would invoke the advancement of right, sound and beneficial knowledge. Knowledge-lovers, education - promoters and research- friends will warmly welcome, felicitate and benefit from this fine forum. Let me versify here:

Imam Ahmad Raza's life and works study
For the service of Islam and benefit of humanity:
As the basic objective of this International Institute
Gets affirmed through its founders fervent aptitude!

Here, I would like to share a noble wish with the reverend founders, pioneers and successors of this Institute. i.e., this Educational Plant has grown the age of 35 years. *Al-Hamd-o-Lillah!* This Plant has produced uptil now a variety of Islamic Publications. It has provided support to several M. Phil / Ph. D scholars in the realm of Rizviyyat for the accomplishment of their dissertations at their local and foreign universities.

Now this educational Plant awaits the memorable and meritorious moment of her enactment and sustainability as Degree Awarding Institute. Let it may encompass the campus of regular academic classes in the subject of Islamic studies/ Education/ Urdu/Arabic/Persian/ Economics / Journalism, etc. It is dreamt and wished herewith that this Research and Education Plant may expand her educational branches and boundaries at horizontal and vertical level to serve as an affiliated campus of some University until it herself gets recognized as Degree Awarding Institute or Imam Ahmad Raza University!

Allah Almighty may bless this Institute with the needed educational and financial assets and reasonable resources to fulfill this beautiful dream and long- awaited wish through boundless blessings of Hazrat Muhammad *Sallallah-o-Alaih-i-Wa Alihee Wasallum!*

With best wishes,
Saleem Ullah Jundran Senior Headmaster
Govt. High School Dhunni Klan (M.B.Din) Punjab, Pakistan.

(Approved Supervisor Department of English and Applied Linguistics
Allama Iqbal Open University, Islamabad.)

Dated: 10th Safr-ul-Muzaffar, 1435 A.H/14th December, 2013 A.D.

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۱۳ء/۱۴۳۵ھ

یہ امر میرے لئے باعثِ مسرت وافتخار ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام رضا انٹرنیشنل پاکستان ہر سال عصرِ حاضر کے عظیم محدث، مجہتد، شاعر اور عاشقِ رسول کی شخصیت اوران کی علمی، دینی، ملی، تعلیمی اور ادبی خدمات کے تناظر میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے جو اہلِ اسلام کے لیے خصوصی طور پر اور اس کائناتِ رنگ وبو میں بسنے والے انسانوں کے لئے عمومی طور پر رُشد وہدایت کا منظر نامہ تشکیل دیتی ہے اس لئے کہ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی (۱۲۷۲ھ ــ ۱۳۴۰ھ) نے رسالتمآب خاتم النبین کے مشن کی تکمیل کے لئے تمام عمر صرف کی اور تعلیماتِ محمدیؐ کو عام کرنے میں مثبت اور ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا شمار برصغیر پاک وہند اور پوری اسلامی دنیا کے اُن علمائے ربانی میں ہوتا ہے جن پر اس خطۂ زمین کو ناز ہے۔ آپ بیک وقت فقیہہ، عالمِ بے بدل، شیخِ طریقت، مفسر محدث، ماہرِ علوم وفنونِ جدیدہ تھے۔ پچاس برس سے زیادہ مسند نشین رہے اور تحقیق کے وہ دریا بہائے کہ جن کا نام ونشان بھی آپ کے معاصرین کی کتب میں نہیں ملتا۔ بہت سے فقہی مسائل ایسے ہیں جن کا حل پیش کرنے میں آپ کو اولیت حاصل ہے۔ معاشیات میں آپ کی تصنیف کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ) اس امر کی شہادت کے لئے کافی ہے۔

آپ کی زندگی کا سب سے زیادہ تابناک پہلو اور وہ جدوجہد ہے جو آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت کو بلند سے بلند کرنے کے لیے کی۔ آپ کی سینکڑوں تصانیف بالخصوص ترجمہ قرآن کنزالایمان، مجموعۂ کلام حدائق بخشش اور مجموعہ فتاویٰ العایۃ النبویہ اس کی دلیل روشن ہیں۔ آپ کی دینی وعلمی خدمات کے عتراف میں خواص وعام آپ کو امام اہلِ سنت اور اعلیٰ حضرت جیسے القابات سے موسوم کرتے ہیں بلاشبہ آپ اسلاف کی عظمتوں کے وارث اور صحیح معنوں میں جانشین تھے۔ ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم سپوت کے علمی وادبی کارناموں پر جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد نے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ۔ڈی کی سطح پر شعبہ اسلامیات میں مقالہ جات تحریر کروائے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱) مولانا احمد رضا خاں کی علم الطبیعات میں خدمات کا جائزہ اور جدید سائنسی نظریات سے تقابل (ایم فل: عمر شیزاد، اسلامیات)
۲) فتاویٰ رضویہ میں مباحث سیرت (ایم اے: علی نواز (اسلامیات)
۳) امام احمد رضا خان کے نظریہ رزقِ حلال کا تحقیقی مطالعہ (ایم اے: مصباح نوشین (اسلامیات)
۴) جدید معاشی افکار ونظریات (فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں تحقیقی واطلاقی مطالعہ (ایم فل: سارہ شرافت، اسلامیات)
۵) حدائقِ بخشش میں قرآنی تلمیحات کا تحقیقی جائزہ (پی ایچ۔ڈی: صبا نور، اسلامیات)

اس حوالے سے کہ تشکیکی رجحانات کے عصری رویوں میں آپ کے علمی کردار سے رہنمائی حاصل کرنا تقویتِ قوم وملت اور اتحادِ اسلام کے امر لازمی بھی ہے اور وقت کی اہم ضرورت بھی!

مجھے یقین کامل ہے کہ یہ مجوزہ کانفرنس امام احمد رضا خاں کے مشن اوران کی تعلیمات کو عام کرنے میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔ ان کی زندۂ جاوید نعت کرۂ ارض پر بسنے والے مسلمانوں کے لئے بخشش کا سامان بھی ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذاکر حسین

ڈاکٹر ذاکر حسین
وائس چانسلر
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ISSN 2079-8563
شمارہ ۳۲ ۲۰۱۲ء، ۱۴۳۳ھ

معارفِ رضا

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
Raza Research Institute
www.imamahmadraza.net

سلف الصالحین کا پیروکار امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

امام احمد رضا خاں سنی محمدی حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) ابن مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی (م ۱۲۹۷ھ) نے اپنے والد کے مدرسہ سے ۱۲۸۶ھ / 1869ء سند فراغت حاصل کی اور اِسی سال سے اپنے دادا حضور کی مسند افتا کی ذمہ داری اپنے والد کی موجودگی میں بعمر ۱۶ سال سنبھال لی جو مولانا مفتی رضا علی خاں نے ۱۲۵۰ھ میں بریلی میں قائم کیا تھا۔

اس مسند افتاء سے ۵۵ سال مسلسل فتویٰ نویسی فرمائی جس کے نتیجے میں ۲۱ ضخیم فتاویٰ بعنوان "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" مرتب ہوئے جن میں سینکڑوں رسائل عربی، اردو اور فارسی زبان میں لکھے گئے موجود ہیں اور 6 ہزار سے زیادہ مستند ترین فتاویٰ اردو، فارسی اور عربی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ امام احمد رضا کے ان فتاویٰ کو تحقیق، ترجمہ، تدوین اور ماخذ و مراجع کے بعد مفتی عبدالقیوم قادری نوری ہزاروی علیہ الرحمہ نے اپنے ادارے "رضا فاؤنڈیشن لاہور" سے 30 جلدوں میں شائع کیے ہیں۔ اس فتاویٰ کی تحقیق اور تدوین کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ امام احمد رضا سے ان کی حیات میں تمام برّاعظموں کے ملکوں سے نہ صرف عام لوگوں نے بلکہ اس زمانے کے بڑے بڑے جید علماء محدثین، مفتیان، مشائخ، وکلا، جج صاحبان، سائنسدان، ادیب، شعراء، اساتذہ کرام، دانشوران ملّت گویا معاشرے کے ہر طبقے کے لوگوں نے آپ سے سوالات پوچھے ہیں اور ہر ایک کا آپ نے جواب دیا ہے جو اس بات کی غمازی کررہا ہے کہ آپ اپنی حیات میں تمام مسلمانوں کے لیے مرجع الخلائق تھے۔

ان جید علماء و مشائخ میں قادری مسجد اور خانقاہ قادریہ غلام رسول شاہی کے بانی حضرت علاّمہ مولانا صوفی درویشِ اہلِ سنّت حضرت غلام رسول قادری قلندری علیہ الرحمہ (م ۱۹۷۱ء) بھی شامل ہیں جنھوں نے نہ صرف بریلی شریف جاکر حضرت امام احمد رضا قادری سے ملاقات فرمائی بلکہ کئی دفعہ استفتاء یعنی سوالات بھیج کر جواب حاصل کیا اور اس پر عمل فرماکر امام احمد رضا کو اپنا رہنما اور پیشوا مانا تا کہ ان کے معتقدین و مریدین قیامت تک علمی طور پر بریلی شریف کی مسند افتاء سے تعلق قائم رکھیں اور صراط مستقیم پر گامزن رہ سکیں۔ آج الحمد للہ نبیرہ حضرت غلام رسول قادری حضرت مولانا ڈاکٹر صاحبزادہ فرید الدین قادری اپنی خانقاہ میں تمام علمی تعلیمات فتاویٰ رضویہ کی ہی روشنی میں سرانجام دے رہے ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنی ۵۵ سالہ قلمی حیات میں نہ صرف فتاویٰ لکھے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ایک ہزار سے زیادہ کتب اردو، فارسی اور عربی زبان میں علیحدہ لکھیں۔ ان کتب میں اگر عنوانات کا جائزہ لیا جائے تو خود ان کے قلم کے مطابق ۵۵ علوم پر انہوں نے کتابیں لکھیں، لیکن اگر دور حاضر کے علوم وفنون کی روشنی میں امام احمد رضا کی لکھی گئی کتابوں کا جائزہ لیا جائے تو وہ سو سے زیادہ ہیں بلکہ حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات بہت اعتماد سے کہی جاسکتی ہے کہ امام احمد رضا خان کے اپنی صدی اور آنے والی صدیوں میں جو علوم وفنون کے عنوانات بن سکتے ہیں امام احمد رضا نے سبھی عنوانات پر صرف سرسری گفتگو ہی نہیں کی ہے بلکہ جس عنوان پر لکھا ہے ایک مستند ماہر علم کے طور پر لکھا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جب امام احمد رضا کا نعتیہ کلام حضرت داغ دہلوی کے سامنے پیش کیا گیا جس کا مطلع تھا:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

وہ اس نعت کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوئے اور امام احمد رضا کو اسی نعت کی بحر میں یوں خراج عقیدت پیش کیا:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے جمادیے ہیں

(محمد امانت رسول قادری برکاتی "تجلیات امام احمد رضا" ص ۹۱)

حسن اتفاق سے اس نعت کا مقطع اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت نے نہیں لکھا تھا، شاید وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عطا کردہ علم سے جانتے تھے کہ داغ دہلوی جب اس نعت کا مطالعہ کریں گے تو وہ خود ایک ایسا شعر کہہ دینگے جو میری اس نعت کا مقطع بن جائے گا، چنانچہ انہوں نے اسی نعت کی بحر میں شعر کے ذریعہ پذیرائی فرمائی اور اس نعت کا مقطع بھی بن گیا شاید اگر وہ خود یہ شعر کہتے تو اعتراض کرنے والے یہ کہہ سکتے تھے کہ شعر خود ستائی کا مظہر ہے مگر داغ دہلوی نے دلوں سے اس داغ کو دور کردیا کہ امام احمد رضا نے خود ستائی نہیں فرمائی۔ اگر اب اس شعر کو امام احمد رضا کے کُل علوم کی طرف پھیریں تو یہ بات پھر بھی درست ثابت ہوئی ہے کہ جس سمت یا جس علم کی طرف آپ نے قلم اُٹھایا ہے اس علم پر اپنا سکّہ جمادیا ہے۔
(الحمد للہ ھذا من فضل ربّی)

امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے عقائد اہلِ سنّت کے حوالے سے سینکڑوں سوالات پوچھے گئے اور آپ نے ان کے مضبوط اور مدلل جواب جو تحریر فرمائے یہاں ان سینکڑوں سوالات میں سے صرف ایک سوال اور اس کا مختصر جواب مگر مدلل جواب جو تحریر کیا وہ عوام اہلِ سنّت

کے سامنے پیش کیا جارہا ہے تاکہ وہ اپنے اسلاف کے عقائد کو دورِ حاضر کے مستند ترین عالمِ دین، مجدّدِ دین وملّت، فقیہہ اسلام کے جواب سے آشنا ہو سکیں اور ان منافقوں کی منافقت سے آگاہ ہو سکیں۔ ملاحظہ کیجئے ایک استفتاء اور اسکا جواب۔

1336ھ میں مراد آباد میں قائم اہلِ سنّت کے ایک طالب علم عبدالودود نے ایک سوال بھیجا کہ "وھابی" جو مشہور ہیں وہ کون سا فرقہ ہے اور ان کی اصل کہاں سے نکلی اور ان کے عقائد کیا ہیں اور ان کی بابت حدیث میں کیا وارد ہے؟ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم ص ۳، مطبوعہ مکتبہ رضویہ ۱۹۹۱ء)

اب ملاحظہ کیجئے اس سوال کا جواب بقلم امام احمد رضا:

"وھابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبان خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے ان کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے۔ ابتداء اس کی ابلیس لعین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے جب تعظیم سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم دیا اس ملعون نے نہ مانا اور زمانہ اسلام میں اس کا بادی ذوالخویصرہ تمیمی ہوا جس نے بررو حضور اقدس ﷺ کی شان ارفع میں کلمہ توہین کہا، اس کے بعد ایک پورا گروہ خوارج کا اس طریق پر چلا جس کو سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے قتل فرمایا۔ لوگوں نے کہا حمد اللہ کو جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا یہ منقطع نہیں ہوئے ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں، باپوں کی پیٹھوں میں ہیں۔ "کلما قطع قرن نشاء قرن" جب ان میں سے ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی۔ "حتی یخرج آخرھم مع الدجال" یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

اس حدیث کے مطابق ہر زمانے میں یہ لوگ نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے یہاں تک کہ بارہویں صدی ہجری کے آخر میں ابن عبدالوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب "التوحید" اور توحید الٰہی عزوجل کے پردے میں انبیاء و اولیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور اقدس سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی توہین دل کھول کر کی۔ اس کی طرف نسبت کرکے اس گروہ کا نام "نجدی وھابی" ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے پھیلایا، کتاب التوحید کا ترجمہ کیا اور اس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا، اس میں عقیدہ وہی ہے۔ تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان، اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔"

اس کے متبعین جو گروہ ہیں عقائد میں سب ایک ہیں مگر اعمال میں یوں متفرق ہوئے کہ ایک فرقہ نے تقلید کو بھی ترک کیا اور خود اہلحدیث بنے یہ غیر مقلد وھابی ہیں ان کا سرگروہ نذیر حسین دہلوی اور کچھ پنجابی بنگالی تھے اور ہیں اور مقلد وھابیوں کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اور اب اشرف علی تھانوی۔ جو ان لوگوں کو اچھا جانے یا تقویۃ الایمان وغیرہ اور ان کی کتابوں کو مانے یا ان کے گمراہ، بددین ہونے میں شک کرے وہ وھابی ہے۔

وہابی کی علامت حدیث پاک میں ارشاد ہوئی کہ ظاہراً شریعت کے بڑے پابند ہوں گے "تحقرون صلاتکم عند صلاتھم وصیامکم عند صیامھم واعمالکم عند اعمالھم" تم اپنی نمازوں کو انکی نمازوں کے سامنے حقیر جانوگے، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے آگے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے آگے۔ "یقرؤم القران ولایجاوز تراقیھم"۔ قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا یعنی دل میں اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ "یقولون من قول خیر البریۃ" حدیث حدیث بہت پکاریں گے مگر حال یہ ہوگا "یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ" نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے "ثم لایعودون" پھر لوٹ کر دین میں نہ آئیں گے "سیماھم التسبیبہ" ان کی علامت سرمنڈانا ہوگی۔ "مشموالاذر" تہبندیا پائینچے بہت اونچے۔ ان کے عقائد کا بیان ہمارے رسالے "نورالفرقان" اور "رسالہ الکوکبۃ الشھابیہ" میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم، ص ۳۔۴، مطبوعہ کراچی)

امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے عقائد اہلِ سنّت کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ میں سینکڑوں مقام پر ذکر کیا ہے اور ہر باطل فرقہ کی نشاندہی فرمائی ہے اس کے علاوہ اپنی ہزار سے زیادہ تصانیف میں بیسیوں کتابیں اسی عنوان پر تحریر فرمائی ہے جن میں سے دو کا خود حضرت نے اپنے فتوے میں ذکر فرمایا اور ہزاروں مقامات آپ کی کتب اور فتاویٰ میں ملیں گے جہاں آپ نے عوام الناس کو عقائد اہلِ سنّت کی طرف متوجہ کیا ہے اور باطل فرقوں کی جگہ جگہ عبارتوں کے ساتھ نشاندہی بھی کردی ہے۔ آخر میں امام احمد رضا نے اپنی ۵۵ سالہ تحقیق کا نچوڑ زندگی کی آخری سانسوں میں "وصایا" کی صورت میں بھی کیا۔ یہ آخری وصیّت نامہ آپ نے انتقال سے چند گھنٹے پہلے زبانی ارشاد فرمایا تھا جس کو قلمبند کرلیا گیا تھا اس وصیّت نامہ میں ایک وصیّت عام تھی جو عقائد اہلِ سنّت سے متعلق عوام اہلِ سنّت کو کی، اس وصیّت نامہ کو ملاحظہ کیجئے:

"تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔"

آگے چل کر مزید فرماتے ہیں؛ حضور اقدس ﷺ ربّ العزّت جل جلالہٗ کے نور ہیں۔ حضور ﷺ سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے

تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم روشن ہوں۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے اللہ اور اس کے رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں (امام احمد رضا) پونے ۱۶/برس کی عمر سے یہ ہی بتاتا چلا آرہا ہوں اور اس وقت (انتقال سے چند گھنٹے قبل) پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لیے ان باتوں کو خوب سنو۔ حجۃ اللہ قائم ہوچکی اب قبر میں سے اُٹھ کر تمہیں بتانے تمہارے پاس نہیں آؤں گا، جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت۔ یہ خدا و رسول کی وصیّت جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔ (وصایا شریف مرتبہ مولانا حسنین رضا، ص ۱۸۔۱۹، مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ مرید کے)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جتنے باطل فرقوں کی نشاندہی کی ہے مثلاً وھابی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، خاکساری، پرویزی، اہلِ حدیث، ندوی وغیرہا۔ یہ سب اصل میں ایک ہیں اور ہندوستان میں یہ سب ابن عبد الوہاب کے پیروکار ہیں اور ان سب کا ایک ہی نظریہ ہے کہ محمد ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ) ان کے دور حاضر میں جو پیروکار ہیں انہوں نے مزید نئے نئے نام رکھ لیے ہیں جو امام احمد رضا کے بعد سامنے آئے مثلاً تبلیغی، جماعتی، توحیدی، سپاہ صحابہ، لشکر جھنگوی، جماعت المسلمین، جماعت الدعوۃ وغیرہ یہ سب نئے نام ۱۵ سال سے زیادہ قدیم نہیں، جب کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کا ایمان وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا، ائمہ مذہب یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا تھا، امام احمد رضا کا ایمان و عقیدہ وہی ہے جو ہمارے اکابر سلاسل کے پیشوا حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا، حضرت سید بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ رفاعی کا، حضرت شاہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ جزولی کا، حضرت عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ شعرانی کا، حضرت سید محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نبہانی کا تھا یا جو عقیدہ برصغیر کے علماء و مشائخ مثلاً حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ دہلوی، شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی، حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ سرہندی کا تھا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ۶۴ سالہ عملی زندگی میں اپنے سلف الصالحین کے جس عقیدہ کو اپنائے رکھا اور اس پر ۱۰۰ فیصد عمل کیا وہی دین و مذہب جو اہلِ سنت والجماعت کے نام سے شروع صدی ہجری سے معروف رہا اسی کو اپنی وصیّت میں پیش کررہے ہیں کہ اے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ ان منافقوں کے ہتھکنڈوں سے بچو۔

آپ نے اپنے زمانے کے تمام منافقین جو بھیڑیئے کے روپ میں تھے نشاندہی کردی۔ اس زمانے میں تو بھیڑیئے کسی کسی کے گھر جا کر اپنا شکار کرلیتے تھے مگر قارئین کرام آج تو یہ بھیڑیئے ہر مسلمان کے گھر میں TV کے کسی نہ کسی چینل کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔ اس TV چینل میں ہر بھیڑیا اپنی اپنی بولی بول کر بھولی بھالی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے اور منہ سے ایسی میٹھی میٹھی بات بنا کر کوئی ایک ایسی بات بھی کہہ دیتا ہے کہ آپ جیسے سادہ لوگ اسے صحیح جان کر اس کو ایمان و عقیدہ بنالیتے ہیں اور اسلاف کے پچھلے ۱۴۰۰/ سال کے عقیدہ کو چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا اس دور میں ٹی وی چینل آپ کے عقیدہ کا سب سے بڑا خطرہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ TV پر اس گفتگو کو سننے سے پہلے جان لیں کہ یہ کوئی دین کا منافق یا کوئی ایمان کا لٹیرا تو نہیں ہے اور جب یہ یقین ہو کہ عالم کا لبادہ اور ڑھے ہوئے یہ شخص اہلِ سنّت والجماعت اور بلخصوص امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا پیروکار ہے تو ضرور اس کی بات سنیں ورنہ اپنا TV بند کردیں۔

دور حاضر میں جو منافق سنی علماء کا لبادہ اوڑھ کر TV میں اپنا بد عقیدہ پیش کرتے ہیں ان کی احقر آپ کے سامنے نشاندہی کررہا ہے تاکہ ان کی بدمذہبیت سے آپ آگاہ ہوسکیں، یہ چند معروف نام ذہن میں رکھیئے گا مثلاً اسرار احمد، شجاع الدین، الغامدی، تقی عثمانی، رفیع عثمانی، طاہر اشرفی، جاوید اختر، نائیک، حافظ محمد سعید، وغیرہ وغیرہ۔

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کہ چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ڈر تھا کہ عِصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش)

نذرانۂ عقیدت برائے شخصیات وکتبِ رضویات

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری تاباںؔ

(منکرینِ وسعت علمِ نبوی اعلیٰ صاحبہ التحیۃ والثناء) کا علمی و تحقیقی محاسبہ

(محقق: علامہ منور عتیق رضوی فاضلِ دمشق)

ایک منظوم تبصرہ بنامِ محقق موصوف

"علمِ نبی کی وسعت" دیکھی کتاب عزّت

فضلِ خدا کا سایہ تم پر رہے سلامت
پیارے نبی کے صدقے تم کو ملے شرافت (ﷺ)
احمد رضا کا دامن تم پر ہو سایہ افگن
ان سے رہو منوّر، ان سے رہے ارادت
وافر ملی ہے تم کو "اَلْمَکِّیَہ" (۱) سے دولت
علمِ رضا سے پائی کیا خوب ہے وراثت
"انباءِ مصطفیٰ" (۲) نے بخشی رضؔا کو عزّت
تم نے رضا سے پائی تعلیمِ علم و حکمت
"تِبْیَانًا کُلِّ شَیٔ" (۳) میں سِرّ و خِفیٰ ہیں کیا کیا
احمد رضا نے لکھّی ہے شرح وبسطِ (۴) آیت
فیضِ رضا سے سمجھے نکتے جو تم نے اس کے
تم ہوگئے محقق اور صاحبِ عزیمت
"اِعطاءِ اَلنّبی" (۵) سے تم کو ملی وہ حکمت
اِلقاہوئے ہیں تم پر معنیٔ سِرِّ وحدت
اہلِ رضؔا سے پڑھ کر تم نے کتابِ حکمت
"علمِ نبی کی وسعت" لکھّی کتابِ عزّت
اللہ بڑھائے رُتبہ محبوب کبریا کا
منکر گھٹائیں اس کو، ایسے ذلیل و کم بخت!
کیونکر سعؔید ہو وہ اس کو شَقی ہی کہیۓ
مانے نہ دل سے جو بھی علمِ نبی کی وسعت
قاضؔی (۶) کا فیصلہ ہے، شاؔمی (۷) نے بھی لکھا ہے
کشفِ ظنوں سے تم نے ثابت کیا بِصِحَّتْ
احمد رضا کا مسلک واحدرہِ سلامت
علمِ نبی پر قائم قرآن کی ہے حجّت
کلکِ رضا کی تم نے دکھلائی شان وعظمت
اہلِ وفا ہوں شاداں، حاسدا اٹھائے خفّت
ماہِ تمام بن کر چمکو فلک پہ دائم
تم پر نبی کی شفقت، اُن پر سلام ورحمت (ﷺ)
مثلِ شمعِ منوّر تاباؔں سدا رہو تم
لوح و قلم سے تم کو ملتی ہے سعادت
قبرِ رضا سے آئی فوراً ندائے خوش کن
"کیا خوب لکھی تاباؔں تم نے ہے پیاری مدحت
میرے عتیق رضوی، تم پر خدا کی رحمت
رکھے خدا سلامت تم کو مرے وجاہت
ہر شب بخیر گذرے، ہر دنِ رہے مبارک
فضلِ خدا کا سایہ تم پر رہے سلامت

حوالہ جات

(۱) الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ
(۲) انباء المصطفیٰ بحالِ سرّ واخفیٰ
(۳) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل: ۸۹)
(۴) انباء الحی ان کلامہ المصوون تبیانا لکل شیء (از: اعلیٰ حضرت)
(۵) العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ
(۶) فتاویٰ قاضی خاں
(۷) شامی (ردالمحتار) ابنِ عابدین
(۸) حسن کی کتاب الکشف الظنون

خوش خصائل مجیب احمد

پروفیسر ڈاکٹر مجیب احمد

(شعبۂ تاریخ، اسلام آباد، اسلامک یونیورسٹی)

کے حضور نذرانہ محبت

مجیبِ دعوات کے فضل سے ہیں خوش خصائل مجیب احمد
بنے ہیں بزمِ سخن کے دولہا ہیں کیسے فاضل مجیب احمد
ہو بزمِ یاراں کی تو رزم ریشم، شگفتہ چہرہ، زبانِ شیریں
جو حقّ وباطل کا معاملہ ہو تو سیفِ قاتل مجیب احمد
رموزِ تحقیق سے ہیں آگاہ، ہیں آشناءِ علومِ دوارں
قلم رواں مثلِ سیل دریا، ہیں ایسے فاضل مجیب احمد
رَضَوِیَّت کے ایسے ماہر کہ فن میں مثال ان کی
رضا سے پائے ہیں علمی گوہر ہیں کیسے عاقل مجیب احمد
مزاج میں ہے وہ انکساری کہ اعلیٰ ظرفی کی ہے نشانی
حمیدہ خصلت، خلوص وصبر ورضا کے حامل مجیب احمد
رضا کی ان کے آباء وجد سے انہیں جو حاصل ہے اعلیٰ نسبت
اسی کا ثمرہ، سراپا کامل، بنا افاضل مجیب احمد
دفاعِ اہلِ ہوا کی خاطر مجیب احمد ہوا ہے پیدا
مجیبِ حق ہے تمہارا منصب، رہو تم عاجل مجیب احمد
بفیضِ عشقِ نبیِ اکرم (ﷺ) تمہیں عطاوہ شان وعظمت
قلم بنے ترجمان حق کا ہمیشہ عامل مجیب احمد
حنیف طیّب ہیں علم پرور حفظہ اللہ رب العزت
انہی کے مدّاح تم ہو ہم بھی انہی کے قائل مجیب احمد
بجاہ حبّ نبی رحمت (ﷺ) دعاء تاباؔں سدا یہی ہے
بڑھائے اللہ تمہاری عزّت ہو فرد کامل مجیب احمد

ہدیۂ تہنیّت بحضورِ جناب عبدالمصطفیٰ عاقب القادری بتقریبِ انگریزی ترجمہ قرآن کنزالایمان

جنابِ عاقب علوءِ ہمت تمہیں مبارک سلامِ رحمت
زبانِ انگلش میں کنزِ ایماں کا ترجمہ اے خوشا یہ قسمت!
تمہارے سر پر ہو سایہ گستر خدا کی اور مصطفیٰ کی رحمت
تمہارا طرزِ بیانِ سادہ بٹھائے دل میں قرآں کی عظمت
تمہاری تحریر ہے مثالی، عطاءِ ربِّ قدیر وباری
تمہاری فکر رسا ہے عالی، تمہاری دعوۃ رہِ ہدایت
تمہاری تحریر کی یہ خوبی "دعا" سے "والنّاس" تک یہ دیکھی
نگینے جیسے ہیں لفظ اس کے، بہ عزّوشانِ نبیِّ رحمت
رہو تم عاقب سدا سلامت، مثال خورشید چمکے قسمت
نعیمِ طیبہ کے دوش پر تم وہاں سے لاؤ سحابِ رحمت
خدا کا فضل و کرو ہے تم پر، تمہارے گھر اور ابّ وجد پر
قرآن فہمی کی تم کو دولت ملی بجاہِ ولی نعمت
خدا نے عاقب تمہیں بنایا رضا کے پیچھے یوں چلنے والا
کمالِ علم و ادب کا پیکر، خدا بڑھائے تمہاری شوکت
دعا ہے تاباؔں کی یا الٰہی رکھیں یہ جاری قرآں کی خدمت
نصیب حاسد ہو ندامت، شفیعِ اُمّت کی ان کو شفقت

۱۰ر شوال المکرم ۱۴۳۴ھ
۱۸ر اگست، ۲۰۱۳ء

ہم کو ہو عطا سیّدِ کونین کا دیدار

[میرے برادرِ خورد، برادرِ نسبی و دینی، وعزیزی ویقینی سید ریاست رسول قادری رضوی حفظہ الباری نے عید سعید کے موقع پر ایک خوبصورت دعائیہ میسج بھیجا تھا، جس سے متاثر ہو کر فی البدیہہ درج ذیل دعائیہ اشعار نوک قلم پر آئے۔ تاباںؔ]

کیا خوب دعا لکھی ریاست نے ثمر بار
میں نے بھی خوشی سے کہا آمین کئی بار
تو منعم وجوّاد ہم عاصی و خطاکار
بخشش کے طلبگار ہیں ربِّ شہِ ابرار (صلی اللہ علیہ وسلم)
رحمت پہ بھروسہ ہے تری خالق وغفّار (جلہ جلالہٗ)
تو مالک ومختار ہے ہم بندے گنہگار
لائے ہیں ہم ایمان بنا دیکھے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
ہم کو ہو عطا سید کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار
تاباںؔ یہ دعا کرتا، ہے یاشافع وستّار
محشر میں اٹھیں دونوں تہہ دامنِ ابرار

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
(منظوم تبصرہ)

[محبّی وعزیزی جناب مولانا ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی قادری رضوی حفظہ الباری ابنِ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نادر و نایاب غیر مطبوعہ کتاب کا اردو ترجمہ بعنوان "جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند" کیا، جس کو صفہ فاؤنڈیشن لاہور نے اصل عربی متن کے ساتھ شائع کیا۔ محبّی سدیدی زید مجدہٗ نے فقیر کی راحت چشم وجان کے لیے بذریعہ ڈاک عطا فرمائی۔ اس مبارک کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنی واردات قلب فی البدیہہ اشعار کی صورت میں قلمبند کر کے محبّی وعزیزی الکریم جناب ڈاکٹر ممتاز سدیدی القادری زید عنایت کی نذر کئے، گر قبول افتد زہے عزّوشرف۔ (وجاہت)]

ذکرِ مولود النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دیکھی میں نے اک کتاب
پہلے آنکھوں سے لگایا، سرپہ رکھا پھر شتاب
کھول کر دیکھا تو نکلی غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی کتاب
مختصر، جامع، فصاحت کا مگر اعلیٰ نصاب
مولدِ ختم الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم)، معراج کے ہیں اس میں باب
علم کا گہرا سمندر، عشق وعرفاں کی شراب
وہ محیّ الدّین (رضی اللہ عنہ) ہیں، ابنِ نبی ان کا خطاب
اور لسان الغیب میں آں فاتحِ غیب الغیاب
حافظِ علمِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے سینۂ عزّت مآب
اور قلم بھی آپ کا ہے شارحِ ام الکتاب
لفظ میں ہر نکتہ میں ہے سّرِ معنیٰ بے حساب
کیوں نہ ہو یہ وارثِ مولیٰ علی (رضی اللہ عنہ) کی ہے کتاب
"بدرِ کامل" دیکھ کر لکھی گئی تھی یہ کتاب
عشق میں ڈوبا ہوا ہے ترجمہ لب ولباب
تو ہوا ممتازؔ بحر قادری کا سرخ آب
ترجمہ ہے پر کشش، مثل رواں شفّاف آب
ترجمہ مثلِ اصل، اسلوب سادہ بالصواب
اک اضافہ خوشنما اردو ادب میں لاجواب
نادرونایاب تھی یہ غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کی کتاب
تم نے کی اس کی اشاعت، ہے بڑا کارِ ثواب
ہاتفِ غیبی سے آئی اک صدا بہجت مآب
حبّذا ممتاز کہ تو کارے کردی لا جواب!
قادری نسبت نے تجھ کو کردیا عزت مآب
تیری منزل "لاتخف" تیرا جہاں حسن مآب
بارگاہ قادری میں باشرف ہو باریاب
جیسے کیاری میں کھلا ہو خوبصورت اک گلاب
میں کہ تاباںؔ اعجمی، اِک بے بضاعت بے کتاب
وصف ہو کیوں کر بیاں، ہے اعلیٰ و ارفع کتاب
ہاں جو اہلِ علم ہیں صاحبِ اعلیٰ نصاب
زیب دیتا ہے انہیں شرحِ معانی، فتح باب
حضرتِ احمد میاں کا قولِ فیصل ہے جناب
"ہے مترجم کی زباں آئینہ اصلِ کتاب"

عالمِ بینا محیؔ الدین یوں مطلب بیاں
"ترجمہ ممتاز ہے اردو زباں میں بالصواب"
خوش بیاں اشرف نصب کا قول بھی ہے لاجواب
"ہو شرف میں والدِ اشرف کے تم سچے نواب"
دیکھ کر طیبہ سے آئے چاند جو حضرت حیات
جھوم اٹھے وہ خوشی سے، پھر ہوئے رو بخطاب
"اک مرقع ہے ادب کا عشق کا عمدہ نصاب
حضرتِ ممتاز کی تحقیق اس پر لاجواب
یہ صلہ ممتاز آخر عرق ریزی کا ملا
صفہؔ احباب نے لو شایع کردی اب کتاب
نفسِ میلاد النبی پر ہے سند بے ارتیاب
عروۃ وثقیٰ کی صورت غوثِ اعظم کی کتاب
اہلِ ایماں کے لیے ہے اک نوید خوش مآب
دیو کے بندوں کے حق میں ہے فرشتوں کا شہاب
[۲]"قدرِ عبد القادرِ قدرت کے" اے کھلتے گلاب
بارگاہِ قادری میں تو ہوا عزت مآب
اعلیٰ حضرت اور شرفِ قادری برزخ مآب
پڑھ رہے ہیں خلد میں میلادِ اکبر کی کتاب
جملہ ارواحِ مشائخ داد دارند بے حساب
"حبّذا ممتاز کہ تو کارے کردی لاجواب!
ہاتھ تاباںؔ نے اٹھایا اور دعا کی پھر شتاب
یا خدا ممتاز ہوں علم وعمل میں انتخاب

حوالہ جات

۱ (۱) آیت کریمہ: اِنّ اولیاء اللہ لاخوف علیہم الخ۔
(۲) قصیدہ غوثیہ کے شعر کی طرف اشارہ: مریدی لاتخف اللہ ربی

۲ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک شعر سے اقتباس ہے۔
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

۲۵رشوال المکرم ۱۴۳۴ھ
۳۱راگست ۲۰۱۳ء

وہ کوہِ عزیمت دلآور ہمارا

محبّی وعزیزی پروفیسر دلآور خاں نوری حفظہ الباری، پرنسپل جامعہ ملیہ کالج ملیر، جوائنٹ سکریٹری ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (انٹرنیشنل)، نائب مدیر ماہنامہ "معارفِ رضا" کراچی۔ محقق ومصنف ہونے کے علاوہ ایک عظیم انسان اور انسان دوست شخصیت کے مالک ہیں۔ حال ہی میں ان کے سات سالہ جگر گوشہ معصوم احمد رضا کو کسی درندہ صفت شخص نے (۱۰رجون ۲۰۱۳ء) کو اغوا کر کے شہید کردیا۔ غم واندوہ کے اس موقع پر ان کی شخصیت کے کچھ ایسے پہلو دیکھنے میں آئے جس نے ان کی محبت اور عزّت میرے دل میں اور بڑھادی۔ وہ صبر وشکر کے پیکر، حلم وعزیمت کے آئینہ، سراپا خشیت، راضی برضائے الٰہی، درویش صفت اور خاکساری کا ایک ایسا نمونہ نظر آئے کہ جس کی اس دور میں مثال دی جاسکتی ہے۔ ان کی ان صفات رحمانی سے متاثر ہوکر چند اشعار فی البدیہہ نوکِ قلم پر آگئے جو میں ان کی نذر کرتا ہوں، گر قبول افتد زہے عزوشرف! **(وجاہت رسول قادری تاباںؔ۔ ۲۸ستمبر ۲۰۱۳ء، کراچی)**

سراپا خشیت دلآور ہمارا
وہ کوہِ عزیمت دلآور ہمارا
وہ عزم وہمت کی چٹانِ محکم
تحمل کا پربت دلآور ہمارا
وہ حق کو دلائل سے منوانے والا
نواسنج حکمت دلآور ہمارا
رضاؔ کی زباں اور اس کا قلم ہے
وہ واعظ بہ حکمت دلآور ہمارا
رَضَوِیَّت کے علمی معارف کا عارف
وہ دانائے حکمت دلآور ہمارا
رضاؔ کی زباں سب کو سمجھانے والا
بطرزِ محبّت دلآور ہمارا
بنا "کنزایماں" کا منصف محافظ
باوجِ کرامت دلآور ہمارا
رضا اوجِ عشق نبی ﷺ کا ہے مظہر
شہید صداقت دلآور ہمارا
ہے موج بلا میں گرفتار حاسد
پئے اوج وعظمت دلآور ہمارا
نشیب وفرازِ تحقق سے آگاہ
وہ دانائے حکمت دلآور ہمارا
تلاشِ رہِ حق میں سب کا معاون
ہے دستِ کرامت دلآور ہمارا
پئے دوستاں وہ سراپا تواضع
پئے کبر ہیبت دلآور ہمارا
ہے معصوم بیٹے کی رحلت کے غم میں
سراپائے میرت دلآور ہمارا
ثمر اس نے پایا ہے "اَجراً وّذخراً"
پکارے ہے جنت دلآور ہمارا
وہ قول وعمل سے ہے پکا مسلماں
وہ درویش صورت دلآور ہمارا
بخندہ جبیں سب سے ملنا ملانا
ہے جانِ رفاقت دلآور ہمارا
ہر ایک کارکن کو دعا دینے والا
ادارے کی زینت دلآور ہمارا
صلاح، مشورت میں ہے سچا مسلمان
وہ مہرِ شرافت دلآور ہمارا
کرو قدر اس کی کشادہ دلی سے
ہے فخرِ جماعت دلآور ہمارا
بہ اکرام وعزّت ملو اس سے تاباںؔ
خدا کی ہے نعمت دلآور ہمارا

ابرِ گوہر بار ہے خامہ نرالہ آپ کا

(حضرت علامہ پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی کے حضور نذرانۂ عقیدت)

نکہتِ جاں بخش ہے مکتوب والا آپ کا
عارفانِ حق کو ہے مشکیں قبالہ آپ کا
رشتۂ آئینِ حق کردار والا آپ کا
پاسِ فرمانِ رسالت ہے حوالہ آپ کا

مشکبو باغِ رضا میں سرو و لالہ آپ کا
دائرہ نعمان[1] میں ہے نام بالا آپ کا
آپ کی تحریر ہے تحریکِ علم و آگہی
دعوتِ تحقیقِ حق ہے ہر مقالہ آپ کا
ہے اذانِ صبح گاہی آپ کی آواز میں
دعوتِ قبلہ نمائی ہے مصلّٰی آپ کا
حضرتِ احمد رضا کے ہیں نقیبِ خاص آپ
مشرق و مغرب میں چرچا، بول بالا آپ کا
مجلس[2] و بزمِ رضا کے آپ ہیں روحِ رواں
گل ستانِ رضویت میں بول بالا آپ کا
علم کے موتی ہیں گویا ہر سطر تحریر کی
ابرِ گوہر بار ہے خامہ نرالا آپ کا
سیفِ فاروقی کا مظہر آپ کا خطِّ قلم
ردِّ باطل خوب کرتا ہے رسالہ[3] آپ کا
معنوی و صوروی خوبی کا حسنِ امتزاج
گنجۂ حسنِ معانی ہے قبالہ آپ کا
[4] ہم دلاور[1] ہیں، مشاہد سیدی[2]، آپ ہیں مجید[3]
آپ ہیں ماہِ رضا اور ہم ہیں ہالہ آپ کا
یہ فقیرِ قادری[4] مع دست وبازوئے لطیف[5]
ہم خیال و ہم نوا و ہم پیالہ آپ کا
اِک قلمدانِ ریاست[6] آپ کے جاوید[7] ہیں
رقم کرتے ہیں اشارہ اور حوالہ آپ کا
قابلِ صد رشک ہے تابانی[8] خُلقِ حسن[9]
جس کو دیکھو جپ رہا ہے آج مالا آپ کا
کُل جہانِ رضویت میں ہیں مبشر[10] حق کے ہم
کر رہے ہیں ہر طرف ارشاد بالا آپ کا
شعر تاباںؔ ہے کہ یک سر مدحِ احسانِ جناب
جو بھی سنتا ہے ہوا شیدا و والہ آپ کا

اشاریہ

۱۔ ادارۂ انجمن نعمانیہ، لاہور۔
۲۔ مرکزی مجلسِ رضا، لاہور۔
۳۔ ماہنامہ "جہانِ رضا" لاہور۔
۴۔ چار اشعار میں خط کشیدہ الفاظ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا ٹرسٹ، کراچی کے اراکین کے اسمائے گرامی ہیں:
(۱) پروفیسر دلاور خاں نوری، جوائنٹ سیکرٹری
(۲) سید مشاہد حسین، معاون آفس سیکرٹری۔
(۳) پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جنرل سیکرٹری۔
(۴) فقیر سید وجاہت رسول قادری، صدر نشیں۔
(۵) حاجی عبد اللطیف قادری، رکنِ ٹرسٹ۔
(۶) سید ریاست رسول قادری، رکن ٹرسٹ۔
(۷) جاوید حسین شاہ، آفس سیکرٹری۔
(۸) حاجی عبد الرّزاق تابانی، رکن ٹرسٹ۔
(۹) ڈاکٹر محمد حسن امام، سیکرٹری اطلاعات مطبوعات۔
(۱۰) مبشر خاں قادری (کمپیوٹر سیکشن)

محبی جناب سید عبد اللہ قادری گرامی قدر کے نام

جنابِ سیّد نے کیا ہی اچھی لکھی ہے اک بے نوا کی مدحت
رضاؔ کے صدقے میں آج اس بے ہنر نے پائی ہے کیسی شہرت
خدا کے بندے پہ شکر واجب خدا کا اور بندۂ خدا کا
الحمد للہ، کرم تمہارا، بڑھائی اک بے بصر کی عزّت
خدا کا فضل و کرم ہے تم پر، تمہارے گھر اور آبّ وجدّ پر
گھرانہ علم و فضل کا مرکز، یہاں سے جاری ہے دیں کی خدمت
جنابِ نورِ محمد القادری تھے علم و ادب کے پیکر
رضاؔ و اقبالؔ کے تھے عاشق، ہو ان کی مرقد پہ رب کی رحمت
جہل کی ظلمت میں وہ تھے منارۂ علم و دین و حکمت
مزاجِ فقر و غنا کا پرتو، عمل تھا ان کا ولی کی سیرت
جنابِ سیّد دعا یہ کیجے، کہ وقتِ رخصت رہے سلامت
رضاؔ کی نسبت، نبی سے الفت، ہمارے دل میں خدا کی عظمت
معاملہ ہے نظر کا، دل کا کہ بھا گئے ان کو شعر تاباںؔ
یہ ان کا حسنِ نظر ہے جس نے بڑھائی میری غزل کی وقعت

نوٹ: محترم سید عبد اللہ قادری زید مجدہٗ نے فقیر کی شاعری پر ایک تاثراتی مضمون تحریر فرمایا جو مئی ۲۰۱۲ء کے معارفِ رضا میں شائع ہوا۔ ان سے اظہارِ امتنان و تشکر کے لیے احقر نے یہ نظم لکھی۔ وجاہت

راقم: سید وجاہت رسول تاباںؔ قادری
کراچی، ۳۱؍ مئی ۲۰۱۲ء

بنام آں سلیم خوش رقمے

گلشنِ فکرِ رضا کی آبیاری واہ واہ
کیا ہی ذوق افزا نگارش ہے تمہاری واہ واہ
ہے معارف کا خزانہ ہر سطر تحریر کی
ہر سخنور کی زباں پر ہے تمہاری واہ واہ
عارف و صاحبِ نظر سب داد دیتے ہیں تمہیں
کیا ہی تصویر اعلیٰ حضرت کی سنواری واہ واہ
گلشنِ احمد رضا سے خوشہ چینی دیکھیے
کس سلیقے سے سجائی پیاری کیاری واہ واہ
خوب کھینچا تم نے منظر، منظرِ اسلام کا
ندیاں علمِ رضا کی یاں ہیں جاری واہ واہ
تم نے یہ تحقیق سے، تحریر سے ثابت کیا
ہے رضاؔ کا قولِ فیصل سب پہ بھاری واہ واہ
اعلیٰ حضرت کا مشن ہے دعوتِ علم و عمل
تم نے یہ تحقیق سے کی راہ داری واہ واہ
حضرتِ مسعودِ ملّت داعیِ فکرِ رضا
ان کا ہے طرزِ نگاری تم سے جاری واہ واہ
سَلَّمَکَ اللّٰہُ اَسْلَمَ اے سلیمِ خوش رقم
دھوم ہے شہرِ رضاؔ میں کیا تمہاری واہ واہ
خُلد میں پہنچا جو تاباںؔ غیب سے آئی صدا
عاشقِ صادق رضاؔ کا ہے بھکاری واہ واہ

نوٹ: عزیزی الکریم ڈاکٹر سلیم اللہ جندران زید علمہٗ کے "معارفِ رضا سالنامہ ۲۰۱۱ء" پر ایک جامع تبصرہ تحریر کرنے اور رضویات بالخصوص اعلیٰ حضرت کے تعلیمی افکار و نظریات پر معیاری تحقیقی نگارشات پیش کرنے پر منظوم خراجِ تحسین۔ **وجاہت**

راقم: سید وجاہت رسول تاباںؔ قادری
کراچی، ۱۷؍ جون ۲۰۱۲ء / ۲۶؍ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

کے انعقاد پر

پیر طریقت **مفتی تقدس علی خاں** قادری رضوی علیہ الرحمہ

شیخ کامل مسعودِ ملت ماہر رضویات ناشر مجدّدیات **پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد** علیہ الرحمہ

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمہ ، **مولانا سید محمد ریاست علی قادری** علیہ الرحمہ

اور خانقاہِ قادریہ رضویہ بریلی شریف سمیت قطب مدینہ شیخ العرب والعجم **مولانا ضیاء الدین مدنی** علیہ الرحمہ

کے سب چاہنے والوں بالخصوص اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو

پیش کرتے ہیں

ریسرچ پلا(بسلسلہ رضاہائر ایجوکیشن پروجیکٹ)

ڈاکٹر سلیم اللہ جندران

عنوان:

مطالعۂ رضویات کے ملکی ترقی پر اثرات کا عددی وکیفیتی جائزہ

مضمون / ڈسپلن / سبجیکٹ:

ابلاغیات / اسلامیات / اقتصادیات / تعلیمات / سماجیات

درجہ / لیول:

ایم فل / پی۔ایچ۔ڈی

مطالعۂ رضویات کے ملکی ترقی پر اثرات کا عددی وکیفیتی جائزہ

باب اوّل:

تعارف

۔رضویات کی تعریف، اصطلاحی مفہوم، تاریخی تناظر میں ترویج وارتقاء۔

۔رضویات کا دائرۂ کار۔

۔ قومی ترقی کی تعریف، قومی ترقی کے اشاریے (انڈیکس/ انڈیکیٹرز)، قومی ترقی کے اجزائے ترکیبی، عوامل۔

۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر قومی ترقی کے معیارات

۔ مطالعۂ رضویات کی افادیت اور قومی ترقی کے ساتھ ارتباط۔

۔بیان مسئلہ / مقاصد تحقیق / طریقۂ تحقیق / حدود کار۔

باب دوم:

متعلقہ ادب کا جائزہ

۔اقتصادیات ورضویات کا باہم تعلق۔

۔ مطالعۂ رضویات کا فرد کی سوچ، فکر، طرزِ زندگی پر اثر۔

۔ مطالعۂ رضویات علوم وفنون کے اِحیاء دجِلا کے تناظر میں۔

۔فروغ رضویات کا تعلیمی، سماجی، فلاحی، اصلاحی، اقتصادی اداروں کی تنظیم میں کردار۔

۔رضویات کی ترویج وارتقاء کی رفتار اور قومی ترقی کی رفتار کا تقابلی ذکر۔

باب سوم:

طریقۂ تحقیق

(۱)۔ ملکی وغیر ملکی متعلقہ ادب کے مطالعہ سے قومی ترقی کے معیارات کا تعین۔

(۲)۔ مجوزہ معیارات پر مبنی جامع، درست، قابل اعتبار، مستند فہرست کی تیاری۔

(۳)۔ تیار شدہ مسلّمہ معیاراتی پیمانہ کی روشنی میں دستاویزاتی رضویاتی ادب کے تحلیلی تجزیہ سے قومی ترقی پر اثرات کا مقداری وعددی جائزہ۔

(۴)۔ شعبہ علوم اسلامیہ اور شعبہ اقتصادیات سے پانچ، پانچ ایسے ماہرین کا انتخاب جو رضویات و اقتصادیاہر دوپر گہری دسترس رکھتے ہوں۔

(۵)۔ منتخبہ ماہرینِ رضویات واقتصادیات سے جامع، صحیح سوالنامہ / انٹرویو کے تحت مطالعۂ رضویات کے قومی ترقی پر اثرات بارے آراء کا حصول اور خاصیّتی وکیفیتی جائزہ۔

باب چہارم:

متعلقہ اعداد وشمار اور معلومات کا حصول اور تجزیہ:

(۱)۔ آلاتِ تحقیق کی روشنی میں رضویات کے قومی ترقی پر اثرات کے جائزہ کے لیے متعلقہ ڈیٹا (اعداد وشمار / اندارجات) کی درجہ بندی۔

(۲)۔ قومی ترقی کے معیارات (عددی و خاصیّتی) کے جدول کی ترتیب وتوضیح۔

(۳)۔ رضویات کے قومی ترقی پر اثرات کے جدول کی ترتیب وتوضیح۔

(۴)۔ ماہرینِ رضویات و اقتصادیات کے تاثرات کا اندراج، توضیح اور درجہ بندی۔

(۵)۔ قومی ترقی کے معیارات / اساسیات کے جدول اور رضویات کے اثرات کے انداجات کے جدول کا باہم تقابل وتجزیہ۔

باب پنجم:

حاصلات، مباحث، نتائج، خلاصہ، سفارشات

۔ حاصل شدہ ڈیٹا کی روشنی میں ضروری مباحث، وجوہات۔

۔نتائج واطلاقات، مضمرات، توجہات۔

۔رضویات کے مطالعہ کے قومی ترقی پر اثرات کے تحقیقی مطالعہ کا خلاصہ۔

۔ قومی ترقی وخوشحالی کے لیے رضویات کے مطالعہ کو مؤثر اور مزید مفید بنانے کے لیے حاصلات ونتائج کی روشنی میں تجاویز۔

۔ قومی ترقی پر رضویات کے اثرات کی رفتار کو تیز، مؤثر، مربوط، مسلسل، مستقل اور وسیع تر ترقی کا حامل بنانے کے لیے حاصلاتِ تحقیق کی روشنی میں سفارشات۔

❀❀❀❀❀

کنز الایمان اور مقالہ شکیل اوج کا تقابلی جائزہ

(منتخب تراجم آیات کے تناظر میں)

کانفرنس کے موقع پر
50% ڈسکاؤنٹ

پروفیسر دلاور خاں

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (انٹرنیشنل)
Imam Ahmad Raza Research Institute
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی مقالات

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

نمبر	اسکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری
۱	حسن رضا خاں اعظمی	فقیہِ اسلام امام احمد رضا خاں	ڈاکٹر اطہر شیر	پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا		۱۹۷۹ء
۲	اُشا سانیال	In the Path of the Prophet: Maulana Ahmad Riza Khan Barelwi and the Ahl-e-Sunnat wa Jama'at Movement in British India, c. 1870-1921	ڈاکٹر بل روف	کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک امریکا	۱۹۸۵	۱۹۹۰
۳	سید جمیل الدین جمیل راٹھوی	اعلیٰ حضرت محمد امام احمد رضا خاں اور ان کی نعت گوئی	ڈاکٹر ایم شفیع	ہری سنگھ گور یونیورسٹی، ساگر، انڈیا	۱۹۸۵	۱۹۹۲
۴	محمد امام الدین جوہر شفیع آبادی	حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعرِ نعت	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا	۱۹۸۶	۱۹۹۲
۵	طیب علی رضا انصاری	امام احمد رضا خاں، حیات و کارنامے	ڈاکٹر قمر جہاں	شعبہ اُردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا		۱۹۹۳
۶	مجید اللہ قادری	کنز الایمان اور دیگر معروف اُردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۸۶	۱۹۹۳
۷	عبد الباری صدیقی	امام احمد رضا بریلوی کے حالات، افکار اور اصلاحی کارنامے (بزبان سندھی)	ڈاکٹر مدد علی قادری	سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان		۱۹۹۳
۸	عبد النعیم عزیزی	اُردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا مقام و مرتبہ	زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا		۱۹۹۴
۹	سراج احمد بستوی	مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری	پروفیسر سید ابو الحسنات حقی	کانپور یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۱	۱۹۹۵
۱۰	محمد انور خاں	مولانا احمد رضا بریلوی کی فقہی خدمات	ڈاکٹر ایس ایم سعید	سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان	۱۹۸۹	۱۹۹۸
۱۱	امجد رضا امجد	امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں	ڈاکٹر طلحہ برق رضوی	ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ، انڈیا	۱۹۹۵	۱۹۹۸
۱۲	غلام مصطفیٰ نجم القادری	امام احمد رضا کا تصورِ عشق	ڈاکٹر جہاں آرا بیگم	شعبہ اُردو، میسور یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۴	۲۰۰۲
۱۳	رضا الرحمٰن عاکف سنبھلی	روہیل کھنڈ کے نثری ارتقا میں مولانا امام احمد رضا خاں کا حصہ	ڈاکٹر محمد سیادت نقوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۱۹۹۸	۲۰۰۳
۱۴	غلام غوث قادری	امام احمد رضا کی انشاء پردازی	پروفیسر منظر حسین	رانچی یونیورسٹی، بہار، انڈیا	۲۰۰۱	۲۰۰۳
۱۵	تنظیم الفردوس	اُردو کی نعتیہ شاعری میں مولانا احمد رضا خان کی انفرادیت و اہمیت	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۲	۲۰۰۴
۱۶	سید شاہد علی نورانی	الشیخ احمد رضا شاعراً عربیاً مع تدوین دیوانہ العربی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۴
۱۷	غلام جابر شمس مصباحی	امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا	۲۰۰۰	۲۰۰۴
۱۸	ریاض احمد	امام احمد رضا کی ادبی و لسانی خدمات	پروفیسر ناز قادری	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا		۲۰۰۴
۱۹	محمد اسحاق مدنی	برصغیر کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۳	۲۰۰۶
۲۰	منظور احمد سعیدی	مولانا احمد رضا خاں کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۶
۲۱	محمد اشفاق جلالی	الزلال الانقی من بحر سبقت الاتقی (للشیخ احمد رضا خاں)	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۶

نمبر	اسکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری
۲۲	اے پی عبد الحکیم	امام احمد رضا کی محدثانہ حیثیت	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا	۲۰۰۲	۲۰۰۶
۲۳	آدم رضا	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول کا عنصر	ڈاکٹر غلام دستگیر	شیواجی یونیورسٹی، کولہ پور، مہاراشٹرا، انڈیا		۲۰۰۸
۲۴	نور الدین محمد نوری	امام احمد رضا بریلوی: حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد ریاض احمد فردوسی	ٹی این بی کالج، بھاگلپور یونیورسٹی، انڈیا	۲۰۰۲	۲۰۰۸
۲۵	حامدہ بی بی	اُردو نثر نگاری اور مولانا احمد رضا خاں	پروفیسر حامد علی خاں	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۲۰۰۲	۲۰۰۹
۲۶	عبد العلیم رضوی	امام احمد رضا بہ حیثیت مفسرِ قرآن	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی مظفر پور، انڈیا	۲۰۰۶	۲۰۱۰
۲۷	شبنم خاتون	مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر ابو حاتم خان	بنارس ہندو یونیورسٹی، ورانسی، انڈیا	۲۰۰۵	۲۰۱۱
۲۸	ظفر اقبال جلالی	آثار القرآن والسنہ فی شعر الشیخ احمد رضا خان دراساتہ تحلیلیہ فی شعر الاردی والعربی والفارسی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۵	۲۰۱۱
۲۹	صادق الاسلام	مولانا احمد رضا کی تحریک: اسباب واثرات	پروفیسر اختر الواسع	جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی، انڈیا	۲۰۰۵	۲۰۱۱
۳۰	شاہد اختر	امام احمد رضا کی اُردو شاعری		کلکتہ یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۰	زیرِ تکمیل
۳۱	سید محمد عارف علی رضوی	اُردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا حصہ	ڈاکٹر نظام الدین	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی، انڈیا	۱۹۹۳	
۳۲	سید رئیس احمد	امام احمد رضا اور عائلی قوانین	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۵	
۳۳	سعید احمد	امام احمد رضا بریلوی کی اردو ادب میں خدمات		کلہار یونیورسٹی، کرناٹک، انڈیا	۱۹۹۷	
۳۴	مختار احمد بہیڑوی	امام احمد رضا کی اُردو نثر نگاری	زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۱۹۹۹	
۳۵	محمد عارف جامی	جد الممتار علی رد المحتار کی تخریج وتحشی	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۰	
۳۶	شفیق اجمل	بیسویں صدی میں امام احمد رضا اور علمائے اہلسنّت کی ادبی ودینی خدمات	ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا	۲۰۰۳	
۳۷	اورنگزیب اعظمی	عربی زبان وادب میں مولانا احمد رضا خاں کا حصہ		جواہر لال نہرو یونیورسٹی، دہلی، انڈیا	۲۰۰۴	
۳۸	بدیع العالم رضوی	ترجمہ "کنز الایمان" اور "بیان القرآن" کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر عبد الودود	اسلامک یونیورسٹی، کشتیا، بنگلہ دیش	۲۰۰۴	
۳۹	محمد نظام الدین	اُردو نعت گوئی اور امام احمد رضا کی نعت نگاری		گاندھی کاشی ودیاپیٹھ یونیورسٹی، بنارس، انڈیا	۲۰۰۵	
۴۰	محمود عالم	فرہنگِ رضا	ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی، ورانسی، انڈیا	۲۰۰۵	
۴۱	محمد مبشر	امام احمد رضا کی شاعری، ایک تقابلی جائزہ (بزبان عربی)	ڈاکٹر عبد المصور بھویان	آسام یونیورسٹی، آسام، انڈیا	۲۰۰۹	
۴۲	محمد مہربان باروی	تحقیق وتعریب ودراسۃ جزء من الفتاوی الرضویہ	الدکتور محمد وھبی سلیمان الدکتور نور احمد شاہتاز	اُم درمان یونیورسٹی، سوڈان	۲۰۱۱	
۴۳	فضلِ رب	امام احمد رضا کی اُردو لسانی خدمات	پروفیسر صاحب علی	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی، انڈیا	۲۰۱۱	
۴۴	کنیز حسن شیخ	Contribution of Imam Ahmad Raza in Arabic Language and Literature	پروفیسر شفیع شیخ	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی، انڈیا	۲۰۱۲	
۴۵	محمد اصغر	امام احمد رضا کے نثری شہ پارے	پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۱۲	
۴۶	محمد ناصر الدین	Imam Ahmad Raza and His Poetry (بزبان بنگلہ)	ڈاکٹر رئیس الدین	ڈھاکہ یونیورسٹی، بنگلہ دیش	۲۰۱۲	
۴۷	صبا نور	[مولانا احمد رضا خاں کے معاشی نظریات]		جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان	۲۰۱۲	

A Research Plan

For M.A Urdu; M.Phil Urdu Thesis & M.A TEFL; M.Phil Linguistics Thesis

Developed By:

Saleem Ullah Jundran
Ph.D Education (PU);
M.Ed (PU);
M.A. English (Literature) (PU);
M.A. Teaching of English as Foreign Language (TEFL) (AIOU).
Senior Headmaster:
Govt. High School Dhunni Kilan, Tehsil Phalia, District, Mandi Baha-Ul- Din, Punjab (Pakistan).
Approved Supervisor for MA TEFL, Department of English & Applied Linguistics, Allama Iqbal Open University, Islamabad. (Pakistan).
Dated: Nov: 27, 2013

(TITLE)

English Translation of Imam Ahmed Raza Khan's Religious Poetry: Topical Survey and literary Analysis

INTRODUCTION:

(1) Life and works of imam Ahmed Raza Khan A Brief Sketch.
(2) Scope and significance of imam Ahmed Raza Khan's Religious Poetry.
(3) Need and scope of translations.
(4) Statement of the Problem.
(5) Objectives of the study.
(6) Significance of the study
(7) Limitations of the study

Review of Related Literature:

(1) Mention of Oriental Poetry Translated into English.
(2) Mention of religious Poetry translated in to English.
(3) Impact of English Translations upon world literature.
(4) Issues Related with translations.
(5) Evaluative procedure for the judgment of prose and poetry translations.
(6) Perusal of imam Ahmed Raza Khan's Religious poetry translated into English.
(7) Discussion about the tools used for literary analysis.

Research Methodology:

(1) Mention of local tools / Patterns/ Schedules/ rubrics for topical survey and literary analysis.
(2) Mention of foreign tools/ patterns/ schedules/ rubrics for topical and literary analysis.
(3) Specific Precautions in the selection of appropriate instrument for the judgment of religious poetry translations
(4) Development/ Adaptation of the most suitable plan/ Pattern for the topical survey and literary analysis of imam Ahmed Raza Khan's Poetry.
(5) Consultation with the Panel of Rizviyyat/ Iqbaliyyat/ Ghalibiyyat, etc. Experts having mastery over English language as well for validating research tool

Data Collection:

(1) Topical Survey of Imam Ahmed Raza's whole poetical literature available in Urdu/ Arabic/ Persian languages.
(2) Location and collection of all available specimens rendered into English.
(3) Identification of the poetical bulk yet to be translated into English.
(4) Introduction about English Writings related to imam Ahmed Raza's Religious poetry.
(5) Perusal and Presentation of Imam Ahmed Raza Khan's Poetry rendered into English along with their respective translators/ versifiers life- Sketch in chronological order

Data Analysis:

(1) Tabulation of topical survey.
(2) Literary analysis of translated specimens in the light of specific schedule/ Pattern/ critical parametrical instrument.
(3)Retrieved information about the religio-cultural- socio – linguistic impact of there poetical religious translations.

Findings:

(1) Topical/ Quantitative
(2) Literary/ qualitative

Discussion:

(1) About the level of attention upon imam ahmed Raza Khan's Poetry and its English translation
(2) Difficulties involved in determining the place and level of poetical translations.

Conclusions:

(1) Based upon data collection and analysis.
(2) Based upon findings and discussion.

Recommendations:

(1) For the best usage of translated specimens for audio-visual- lingual perspective.
(2) For the best usage of translated specimens for socio-cultural and literary purposes.
(3)For the best usage as vehicle of religion propagation in a melodious mode.

Proposals for further Research:

(1) for inviting the researches and translators attention towards Imam Ahmed Raza Khan's religious poetry's scope and strengths.
(2) For inviting the bind attention of its prospective users.
In the realm of education, literature, translation and religion.

Bibliography:

تبصرہ "کنزالایمان اور مقالہِ شکیل اوج کا تقابلی جائزہ"

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

قرآن مجید فرقانِ حمید بندوں کے نام اللہ جل شانہٗ کا آخری پیغام ہے جو نوع اِنس و جن کے لیے بہترین ضابطہ حیات ہے قرآنِ پاک نے وہ سب کچھ دیا جس کی دنیا والوں کو ضرورت تھی اس کے ہر ہر لفظ کی حفاظت کی ذمہ داری خود ربِ کائنات نے لی۔ قرآن مجید اللہ جل شانہ کا کلام ہے اس لیے اس کے کلام کو کسی بشری زبان میں اس کے تمام حسنِ معانی اور مطالب کے ساتھ منتقل کرنا ناممکنات میں ہے دنیا بھر میں مختلف زبانوں کے تراجم موجود ہیں لیکن کوئی بھی مترجم یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کے اس نے قرآن کے مطلق مفاہم کو اپنی زبان میں منتقل کر دیا۔

امام اہلِ سنّت نے قرآن کا ایسا ترجمہ کیا کہ دنیائے تراجم میں اس کی مثال ناممکن ہے۔ آپ ترجمہ کرتے وقت تقدسِ الٰہی کی پاسبانی اور ناموس رسول ﷺ کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیتے قرآن فہمی میں مطلوب تمام علوم کو خوب برتتے ہیں تاکہ پیغام الٰہی عوام الناس میں آسانی منتقل ہوسکے۔ آپ ترجمہ کرتے وقت پیغام الٰہی کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں اور علوم القرآن کو ثانوی حیثیت یعنی انہیں بطور آلہٰ استعمال کرنے دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ دیگر مترجمین علوم الیہ کو فوقیت دیتے ہوئے تقدیس الٰہی اور ناموس رسالت کی تنقیص کے مرتکب ہوگئے۔

مفکر اسلام احمد رضا خاں نے اسی پس منظر کی سنگینی کو مد نظر رکھتے ہوئے ترجمہ قرآن "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" ۱۳۳۰ھ میں مکمل کیا اور ۲۰۰۹ء میں اس ترجمے کے پورے سو سال مکمل ہوگئے تھے اس لیے سوادِ اعظم نے اس سال کو "کنزالایمان سال" کے طور پر منایا اس موقعہ پر کئی کانفرنسز کا انعقاد ہوا "معارفِ رضا" اور یادگار رضا اور انوارِ رضا نے خصوصی نمبر شائع کئے۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے "کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن" میں اُودو تراجم قرآن پر فوقیت ثابت کی حسیب الرحمٰن سنجر نے کنزالایمان پر شائع شدہ 233 مقالاجات کا اشاریہ شائع کیا اور حال ہی میں پروفیسر دلاور خاں مقالہ "کنزالایمان اور ڈاکٹر شکیل اوج کے مقالے کا تحقیقی جائزہ" جس کی سات اقساط "معارفِ رضا" میں شائع ہوئیں اپنی علالت اور ضعف کے باوجود ان اقساط کا مکمل مطالعہ کیا اور ہر قسط کا بڑی بے تابی سے منتظر رہا۔

اس تقابلی مقالے کی ہر قسط ایک مکمل مقالہ ہے۔ جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ پروفیسر دلاور خاں معروضی اندازِ فکر اپناتے ہوئے استقرائی طریقہ (Inductive Method) بروئے کار لاتے ہیں یعنی آپ حقائق کی جمع آوری کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے ان کا تجزیہ کرتے ہیں اور ایک مکمل تحقیقی عمل کے بعد نتائج اخذ کرتے ہیں۔ اس لیے وہ دورانِ تحقیق نہ تو جذبات میں بہتے ہیں اور نہ ہی اخلاقیات کا دامن ہاتھ سے جانے دیتے ہیں بلکہ متانت، سنجیدگی، ذمہ داری اور باوقار انداز میں مقالۂ ڈاکٹر اوج کی کمزوریوں اور اصول تحقیق سے انحراف کی بڑی احتیاط سے علمی انداز میں نشاندہی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اپنی تحقیق کو صرف اس پہلو تک محدود نہیں کرتے بلکہ محققانہ انداز میں ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی اصلاح کا فریضہ ہمدردانہ طور پر ادا کرتے ہیں۔ علمی اور تحقیقی اختلافِ رائے کے باوجود آپ ڈاکٹر اوج کا تذکرہ بڑے احترام اور وسیع القلبی کے ساتھ کرتے ہیں۔ جس کی مثال پہلی قسط میں دیکھی جاسکتی ہے۔

پروفیسر دلاور خاں شخصی کمزوریوں کا تعقب کرنے کی بجائے دلائل کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کرکے اپنے موقف پر قوی دلائل قائم کرتے ہیں تحقیقی میدان میں کسی ذات کو مجروح کرکے اپنے آپ کو منوانے کے قائل نہیں اسی وجہ سے ان اقساط میں مناظرے اور تحقیق کا رنگ نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔

اس پس منظر میں اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پروفیسر دلاور خاں نے باضابطہ فن تحقیق پر کتب کا مطالعہ کیا، سیکھا اور برتا بھی۔ موصوف عرصہ دراز سے "طریقہ تحقیق" (Research Method) کی تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی زیرِ نگرانی کئی طلبا و طالبات اپنے تھیسس مکمل کرچکے ہیں اور ملکی و غیر ملکی جامعات کے اسکالرز بھی اپنے تھیسس کی تیاری میں رہنمائی و مشاورت کے لیے رجوع کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

موصوف نے علمی و تحقیقی دلائل سے ڈاکٹر شکیل اوج کے سات قرآنی آیات کے تراجم پر کنزالایمان کی فوقیت کو ثابت کیا جس سے ڈاکٹر شکیل اوج کے Ph.D کے مقالے "قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی جائزہ" کی عمارت زمیں بوس ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ تو دوسری طرف کنزالایمان کی نئی نئی جہات و امتیازات مطالعہ میں آئے کہ امام احمد رضا محدث حنفی قادری نے صرف لغت اور صرف و نحو کی بنیاد پر ترجمہ نہیں کیا بلکہ قرآن فہمی کے تمام علوم سے استفادہ کرتے ہوئے ان کو برموقع و برمحل برتا ہے۔ اس طرح کنزالایمان پر تحقیق کی نئی راہیں واہوئیں یعنی قرآن فہمی کے ایک ایک علم کو مرکز بنا کر کنزالایمان پر Ph.D کے امکانات روشن ہوگئے ہیں۔

مذکورہ اقساط کی اوّل اشاعت سے معارف رضا کی اشاعت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا جس سے اس کی پذیرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے مختلف جامعات کے اہلِ علم و دانش نے اپنے تاثرات و خیالات کا اظہار کیا اور ان جملہ اقساط کو طلب کرنے لگے۔ ان کی اس علمی تشنگی کو انفرادی طور پر پورا کرنا مشکل نظر آنے لگا۔ اس ضرورت کے پیش نظر ان اقساط کے مجموعے کو فی الحال کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے آئندہ کی اشاعت میں نظر ثانی و دیگر تحقیقی لوازمات کے ساتھ شائع کردیا جائے گا۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر دلاور خاں کے علم میں اضافہ اور عمل صالح میں استقامت عطا فرمائے۔ اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ کو اکلوتے سات سالہ فرزند احمد رضا کی شہادت پر صبر جمیل عطا فرمائے اس شہید فرزند کو آخرت میں ان کے اہل خانہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثمہ آمین!

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED شام کے تمام اخبارات سے زیادہ

روزنامہ عوام کراچی

Daily Awam Karachi

پروفیسر دلاور خاں کے صاحبزادے کو سپرد خاک کر دیا گیا

مقتول کے اغوا اور قتل میں ملوث ایک ملزم سلمان کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے

دیگر ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں، قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے، علماء اہلسنت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اورنگی ٹاؤن سے چار ماہ قبل اغواء کے بعد قتل ہونے والے پروفیسر دلاور خان کے کمسن بچے کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور اورنگی ٹاؤن کے قبرستان میں آہوں سسکیوں میں سپرد خاک کر دیا

بقیہ 6 صفحہ 3 پر

بقیہ 6

گیا۔ تفصیلات کے مطابق اورنگی ٹاؤن سیکٹر L/8 سے گزشتہ 10 جون 2013ء کو اغواء کے بعد قتل ہونے اور بعدازاں ایدھی کے لاوارث قبرستان میں تدفین ہوجانے کے بعد ڈی این اے ٹیسٹ کی مدد سے مقتول بچے کی شناخت 7 سالہ احمد رضا کے نام سے ہوئی مقتول احمد رضا جامعہ ملیہ کالج ملیر کے پرنسپل، سربراہ گورنمنٹ ریجنل ایجوکیشن سینٹر، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے جوائنٹ سکریٹری، دلاور خاں کے بیٹے تھے، معلوم ہوا ہے کہ مقتول احمد رضا کے اغواء اور قتل میں ملوث ایک ملزم سلمان کو اینٹی وائلنٹ کرائم سیل پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوچکا ہے اور آج کل جیل میں بند ہے جبکہ دیگر ملزمان اب بھی دندناتے پھر رہے ہیں تاہم جماعت اہلسنّت پاکستان کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید شاہ کاظمی، مرکزی سیکریٹری جنرل علامہ سید ریاض حسین شاہ، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، علامہ سید حمزہ علی قادری، اور ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری نے پروفیسر دلاور خاں کے بیٹے احمد رضا کے قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پو

www.jang.com.pk

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ..... میر خلیل الرحمٰن

MONDAY SEPTEMBER 30, 2013.

جلد 77 پیر 23 ذیقعدہ 1434ھ 30 ستمبر 2013ء نمبر 270

پروفیسر دلاور کے بیٹے کے قاتل گرفتار کئے جائیں، وجاہت رسول

کراچی (پ ر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے سربراہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کہا کہ پروفیسر دلاور خان کے کمسن اکلوتے بیٹے احمد رضا کے سفاک قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے، قتل ناحق حکمرانوں پر عذاب الٰہی کا سبب ہوگا۔ گورنر سندھ، وزیراعلیٰ سندھ سے مطالبہ کیا کہ کمسن احمد رضا شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کیلئے اعلیٰ سطح کی تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جائے۔ دریں اثنا فاتحہ سوئم قرآن خوانی واجتماعی دعا آج اتوار 29 ستمبر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد معراج النبی سیکٹر 8 اورنگی ٹاؤن نزد قطر اسپتال میں ہوگی۔

www.jang.com.pk

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ..... میر خلیل الرحمٰن

FRIDAY SEPTEMBER 27, 2013.

جلد 77 جمعہ 20 ذیقعدہ 1434ھ 27 ستمبر 2013ء نمبر 267

پروفیسر دلاور کے 7 سالہ مغوی بیٹے کی لاش کی شناخت ڈی این اے سے ہوگئی

احمد رضا کو 10 جون کو اغوا کیا گیا تھا، 5 لاکھ تاوان مانگا گیا، 20 دن قبل بچے کی لاش ملی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ ملیہ کالج کے پرنسپل پروفیسر دلاور خان کے 7 سالہ مغوی بیٹے احمد رضا کی لاش کی شناخت ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے ہوگئی۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے جوائنٹ سیکریٹری پروفیسر دلاور کے صاحبزادے احمد

باقی صفحہ 18 نمبر 7

بقیہ شناخت ڈی این اے سے ہوگئی 7

رضا کو 10 جون کو دوپہر 2 بجے تھانہ اورنگی ٹاؤن کی حدود اورنگی ٹاؤن، سیکٹر L-8 سے نامعلوم افراد نے اغوا کرلیا تھا۔ بعدازاں مغوی بچے کی رہائی کیلئے بذریعہ فون 5 لاکھ روپے تاوان مانگا گیا۔ جس کے بعد کیس کی تفتیش اینٹی وائلینٹ کرائم سیل (اے وی سی سی) کو منتقل کردی گئی۔ مقدمے کے تفتیشی افسر یامین گجر نے سٹیزن پولیس لائژن کمیٹی (سی پی ایل سی) کی مدد سے ایک اغوا کنندہ سلمان کو گرفتار کرکے موبائل فون اور متعلقہ سم برآمد کرلی۔ مگر مغوی بچہ بازیاب نہیں ہوسکا۔ جسے گرفتار ملزم کے ساتھیوں نے کہیں اور منتقل کردیا تھا۔ احمد رضا کے اغوا کے 15 سے 20 روز بعد اورنگی ٹاؤن سیکٹر 11 سے ایک بچے کی مسخ شدہ لاش ملی۔ جسے پروفیسر دلاور کو بھی دکھایا گیا لیکن انہوں نے اسے اپنے بیٹے کی حیثیت سے شناخت نہیں کیا۔ لہٰذا پولیس نے لاش ایدھی مردہ خانے منتقل کردی۔ جبکہ لاش کے اجزا ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے بھجوا دیئے گئے۔ ادھر سی پی ایل سی نے پروفیسر دلاور اور ان کی اہلیہ کے بھی ڈی این اے ٹیسٹ کروائے۔ مذکورہ ٹیسٹوں کی رپورٹس سے پتا چلا کہ اورنگی ٹاؤن سیکٹر 11 سے ملنے والی بچے کی لاش پروفیسر دلاور کے بیٹے احمد رضا کی ہی تھی۔ جس کی اطلاع سی پی ایل سی نے جمعرات کو پروفیسر دلاور خان کو دے دی۔ دریں اثنا جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ سندھ کے اعلامیے کے مطابق احمد رضا کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ 2 بجے دوپہر 27 ستمبر کو سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن قطر اسپتال سے متصل سڑک پر ادا کی جائے گی۔ علاوہ ازیں جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی، مرکزی سیکریٹری جنرل علامہ سید ریاض حسین شاہ، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، علامہ سید حمزہ علی قادری، پروفیسر غلام عباس قادری، قاضی نورالاسلام شمس، محمد احمد صدیقی اشرفی، صاحبزادہ اسد احمد مجددی، علامہ سید شاہ مظہر الحق قادری، نوخیز انور صدیقی، قاری محمد افضل حسین نقشبندی، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری نے پروفیسر دلاور خان کے کمسن بیٹے احمد رضا کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پولیس، رینجرز، صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ کمسن احمد رضا کے سفاک ظالم قاتلوں کو گرفتار کرکے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان، رحم فرمانے والا ہے

O...... اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے، یا اللہ تعالیٰ ان کیلئے کوئی اور راستہ نکالے O تم سے جو دو افراد ایسا کام کرلیں، انہیں ایذا دو اگر وہ توبہ اور اصلاح کرلیں تو ان سے منہ پھیر لو، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے O

النساء (آیت 15-16)

پروفیسر دلاور خان کے بیٹے احمد رضا اورنگی ٹاؤن میں سپردخاک

نمازِ جنازہ میں حنیف طیب، وجاہت رسول، سیف الدین خالد و دیگر کی شرکت

کمسن احمد رضا کے قاتلوں کو گرفتار کرکے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے، حنیف طیب

کراچی (نیوز رپورٹر) جامعہ ملیہ کالج ملیر کے پرنسپل، گورنمنٹ ریجنل ایجوکیشن سینٹر کے سربراہ، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے جوائنٹ سکریٹری، ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر دلاور خاں کے سات سالہ اکلوتے مغوی بیٹے احمد رضا کو اغواکاروں نے ہلاک کر دیا تھا جس کی نمازِ جنازہ جامع مسجد معراج النبی متصل قطر اسپتال اورنگی ٹاؤن میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 44)

بقیہ 44 — احمد رضا/سپردخاک

رسول قادری نے پڑھائی جبکہ دعا ڈاکٹر مسرور احمد نقشبندی نے کرائی، کمسن احمد رضا کو سیکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سیکٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کے قبرستان میں آہوں سسکیوں میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین میں سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب، ایم پی اے سیف الد خالد، ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری، محمد حسین لاکھانی، پروفیسر حسن امام، پروفیسر شوکت خانزادہ، پروفیسر ہارون لغاری، پروفیسر گل حسن، پروفیسر مظہر ہانی، پروفیسر اسحاق مدنی، صاحبزادہ سید ریاست رسول قادری، حاجی عبد اللطیف قادری، مولانا نبی بخش نقشبندی، قاری محمد افضل حسین نقشبندی، محمد عابد ضیائی، احمد باوا کے علاوہ سیاسی، سماجی، تعلیمی شعبوں کی شخصیات، عزیز و اقارب، اہلیان محلّہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دریں اثناء ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے تحت تعزیتی اجلاس ہفتہ 28 ستمبر صبح 11 بجے دوسری منزل جاپان مینشن ریگل چوک صدر میں ہوگا جبکہ پروفیسر دلاور خاں کے کمسن بیٹے احمد رضا کی فاتحہ سوئم اتوار 29 ستمبر ظہر تا عصر جامع مسجد معراج النبی متصل قطر اسپتال سیکٹر 8/L اورنگی ٹاؤن اور خواتین کیلئے انکی رہائش گاہ میں اہتمام ہوگا۔ علاوہ ازیں احمد رضا کی نماز جنازہ کے بعد احتجاجی اجتماع سے نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربرہ سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب، ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری، محمد حسین لاکھانی نے پروفیسر دلاور خاں کے کمسن بیٹے احمد رضا کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے پولیس، رینجرز، سندھ حکومت سے مطالبہ کیا کہ کمسن احمد رضا کے سفاک ظالم قاتلوں کو گرفتار کرکے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔

DAILY DUNYA KARACHI — www.dunya.com.pk

ایڈیٹر انچیف میاں عامر محمود

روزنامہ دنیا کراچی

Saturday, September 28, 2013

جلد نمبر 2	ہفتہ 21 ذیقعد 1434ھ 28 ستمبر 2013ء	شمارہ نمبر 314
رجسٹرڈ نمبر 357	فون نمبر 777-177-111-021، فیکس نمبر 35114030-021	صفحات 16 قیمت 12 روپے

کراچی: بلوچستان کے متاثرہ علاقوں کیلئے امدادی سامان فضائیہ کے طیارے میں رکھا جارہا ہے

پروفیسر دلاور کے بیٹے احمد کو اورنگی ٹاؤن میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ میں حنیف طیب و دیگر کی شرکت، تعزیتی اجلاس آج اور سوئم کی فاتحہ کل ہوگی

متاثرہ خاندان سے رابطہ نہ کرنے پر حکومت کی مذمت، قاتلوں کو فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ ملیہ کالج ملیر کے پرنسپل، گورنمنٹ ریجنل ایجوکیشن سینٹر کے سربراہ، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے جوائنٹ سیکریٹری پروفیسر دلاور خاں کے سات سالہ اکلوتے احمد رضا کو اورنگی ٹاؤن میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ نمازِ جنازہ متصل اورنگی ٹاؤن کے قطر اسپتال سے متصل جامع مسجد معراج النبی میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے پڑھائی۔ ڈاکٹر مسرور احمد نقشبندی نے دعا کرائی، احمد رضا کو سیکڑوں سوگواروں نے اورنگی ٹاؤن سیکٹر 8/L کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا۔ تدفین میں سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب، ایم پی اے سیف (باقی صفحہ 5 نمبر 4)

بقیہ نمبر 4 — احمد رضا تدفین

الدخالد، ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری، محمد حسین لاکھانی، پروفیسر حسن امام، پروفیسر شوکت خانزادہ، پروفیسر ہارون لغاری، پروفیسر گل حسن، پروفیسر مظہر ہانی، پروفیسر اسحاق مدنی، صاحبزادہ سید ریاست رسول قادری، حاجی عبد اللطیف قادری، مولانا نبی بخش نقشبندی، قاری محمد افضل حسین نقشبندی، محمد عابد ضیائی اور احمد باوا کے علاوہ سیاسی، سماجی، تعلیمی شعبوں کی شخصیات، عزیز و اقارب اور اہل علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تعزیتی اجلاس آج صبح گیارہ بجے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے تحت جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر میں ہوگا۔ احمد رضا کے سوئم کی فاتحہ کل (اتوار 29 ستمبر) ظہر تا عصر جامع مسجد معراج النبی میں رکھی گئی ہے۔ خواتین کیلئے پروفیسر دلاور خان کے گھر پر قرآن و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نظام مصطفی پارٹی کے سربرہ سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب، ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری اور محمد حسین لاکھانی نے پولیس، رینجرز اور سندھ حکومت سے مطالبہ کیا کہ کمسن احمد رضا کے سفاک قاتلوں کو گرفتار کرکے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ گورنر، وزیر اعلی، وزیرِ داخلہ اور دیگر پولیس حکام یا تحقیقاتی ایجنسیوں کی طرف سے اب تک رابطہ نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے جرائم کی روک تھام کے حوالے سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو شدید نکتہ چینی کا نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ احمد رضا خان کو چار ماہ قبل تاوان کے لیے اغوا کیا گیا تھا۔ تاوان نہ ملنے پر ملزمان نے اسے قتل کرکے پھینک دیا تھا۔ پولیس نے لاش کو لاوارث قرار دے کر تدفین کردی تھی۔ ڈی این اے سے بچے کی شناخت ہوگئی۔ ایک ملزم پولیس کی تحویل میں ہے۔ جماعت اہلسنّت پاکستان کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید شاہ کاظمی، سیکریٹری جنرل علامہ سید ریاض حسین شاہ، علامہ شاہ تراب الحق قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، علامہ سید حمزہ علی قادری، پروفیسر غلام عباس قادری، قاضی نورالاسلام شمس، محمد احمد صدیقی اشرفی، صاحبزادہ اسد احمد مجددی، علامہ سید شاہ مظہر الحق قادری، نوخیز انور صدیقی، قاری محمد افضل حسین نقشبندی اور دیگر نے بھی احمد رضا کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے سفاک قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

سپریم کورٹ سے احمد رضا کے قاتلوں کی عدم گرفتاری کا نوٹس لینے کی اپیل

کراچی (پ ر) انٹرنیشنل پیس کمیٹی برائے بین المذاہب ہم آہنگی کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر پروفیسر دلاور خاں کے کمسن بیٹے احمد رضا کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر سپریم کورٹ آف پاکستان فوری نوٹس لے۔ ان خیالات کا اظہار پی سی آئی ایچ کے تحت تعزیتی ریفرنس سے نوخیز انور صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کیا پیس کمیٹی کے رہنماؤں اعجاز علی چمجرو، مفتی عاظم المدنی، قاری افضل حسین نقشبندی، سلطان اورنگزیب، سید زید میر، سید حمزہ میر، جاوید سعید نے مشترکہ بیان میں کہا کہ ملک میں دہشت گردی کا راج ہے امن و امان کی ناقص صورتحال کے سبب عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں رہنماؤں نے کہا کہ وہ پروفیسر دلاور خاں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور کمسن طالب علم احمد رضا کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

Page 2. Date 10-10-2013

Pamco Logistic Services

A COMPANY WITH TOTAL LOGISTIC SOLUTIONS
(Providing One Window Operation)

Pamco being a well diversified multimodal company offers under its umbrella a wide range of **Logistic Services**:

Our Services encompass a wide spectrum of Logistic activities. Our Key Services are:

- **FREIGHT FORWARDING**
- **AIR FREIGHT IMPORTS & EXPORTES**
- **OCEAN FREIGHT IMPORTS & EXPORTES**
- **CONSOLIDATION & DECONSOLIDATION**
- **CUSTOM CLEARING AND FORWARDING**
- **INLAND TRANSPORTATION**
- **PROJECT LOGISTICS**
- **SUPPL CHAIN MANAGEMENT SERVICES**
- **AFGHAN TRANSIT TRADE**
- **WAREHOUSING AND DISTRIBUTION**

Pamco has been recognized as the most progressive efficient International Transportation Company. It will be our commitment to fulfill the demand and needs of International trade and transportation in a highly competitive and cost effective environment.

We have a skillful team with wide and clear global perspective, working with groups of international logistics companies with integrated chain of offices worldwide.